محبت سے پہلے

ثمینہ رحمت منال

Scanned with CamScanner

ترا مسکرانا محبت سے پہلے
عبادت ہو جیسے عبادت سے پہلے

مری آنکھ سے آنکھ اس کی لڑی ہے
قیامت یہی ہے قیامت سے پہلے

یہ چوری یہ ڈاکے گنہ کی یہ لذت
گنہ تھے کسی کی کفالت سے پہلے

یہ لفظِ ندامت اسی کا ہے تحفہ
جو نادم ہوا تھا ندامت سے پہلے

وہی نام لینے میں تاخیر کر دی
لکھا جو گیا تھا عبارت سے پہلے

لہو میرا مٹھی میں بھر کر وہ بولا
وضو کر چکا میں طہارت سے پہلے

کفن اوڑھ کر یوں مجھے لگ رہا ہے
میں زندہ نہیں تھی شہادت سے پہلے

مرے پاس تھا مال و رتبہ جہاں کا
سکوں ہی نہیں تھا تلاوت سے پہلے

مرے حالِ دل کو خدا پڑھ چکا تھا
مرے آنسوؤں کی سفارت سے پہلے

Scanned with CamScanner

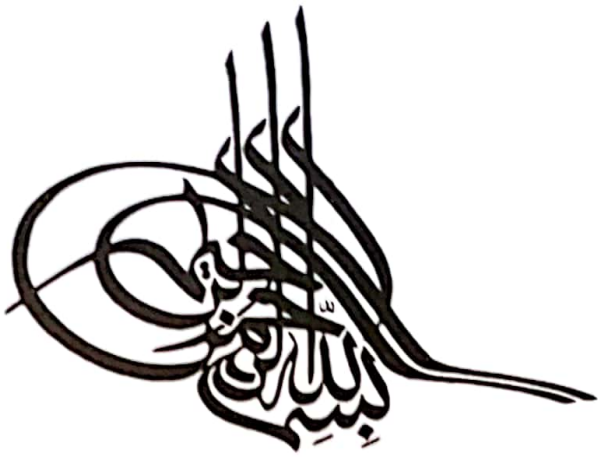

شاعری

محبت سے پہلے

ثمینہ رحمت منال

آن پبلی کیشنز گوجرانوالہ
AAN PUBLICATIONS

Scanned with CamScanner

شاعری

ثمینہ رحمت منال

جملہ حقوق بحق مصنفہ محفوظ ہیں

نام کتاب	:	محبت سے پہلے
موضوع	:	شاعری
شاعرہ	:	ثمینہ رحمت منال
سرورق	:	آفتاب احمد
کمپوزنگ	:	نوید اقبال
مطبع	:	علوی پرنٹنگ پریس، گوجرانوالہ
ناشر	:	آن پبلیکیشنز، گکھڑ (وزیرآباد)
اشاعتِ اوّل	:	2023ء
قیمت	:	800 روپے، 5 پاؤنڈ، 10 امریکی ڈالر
تعداد	:	500

آن پبلی کیشنز گوجرانوالہ، لاہور

0092 345 6896915 0092 300 8619006

www.aanpublications.net

Scanned with CamScanner

انتساب

اپنے تینوں بھائیوں کے نام
سب سے بڑے طاہر علی جو ایک سال کی عمر میں فوت ہو گئے
مبارک علی طاہر جو 2012ء میں داغِ مفارقت دے گئے
اور چھوٹے بھائی
رانا بشارت علی کے نام
جو ہم ساتوں بہنوں کا مان ہے

Scanned with CamScanner

ریت پر کھلتا نہیں کوئی گلاب
ریت کو پانی لگانا چھوڑ دے

Scanned with CamScanner

فہرست

مضامین

1- عرضِ حال	(ثمینہ رحمت منال)	10
2- ریت پر کھلتا نہیں کوئی گلاب	(ثمین یوسف، کراچی)	12
3- ثمینہ جُز میں نہیں کل میں کھلتی ہے	(افتخار حیدر، کراچی)	14

غزلیں

1-اس گلی میں آنا جانا چھوڑ دے	16
2-خواب کا نیند میں فقدان ہے آئے کوئی	18
3-جادو سا ہوں سر چڑھ کے میں بولا تو نہیں ہوں	20
4-میں سب چھوڑ دوں گی یہ سنسار اپنا	21
5-آنسو چھلک کر آیا جو آیا تو خواب میں	23
6-اہلِ زمیں کو ان کے غموں سے نکال دے	25
7-میں جہاں جاؤں وہاں میرا حوالہ جائے	27
8-میرے دل میں بسا کرے کوئی	29
9-رفاقت کو میری وہ اعجاز دینا	31
10-میں اندھیرے میں اس کا سہارا نہیں	33
11-جب کبھی روٹھ کے ادوار سے لگ جاتے ہیں	35
12-اے غمِ جاناں تجھے دل سے بھلانے کے لیے	37
13-تاروں کے ساتھ مل کے یوں تکرار ہم کریں	41

Scanned with CamScanner

14-دھمال ڈال کے کردوں سوال یا اللہ؟ 43
15-بوجھ وہ میرا بٹانے لگ گیا 44
16-تدبیریں کرنے والوں کو تدبیر سے باندھا جاتا ہے 46
17-زندگی کے کینوس میں رنگ بھرنا آ گیا 47
18-کٹتی نہیں ہے تنہا اب تو یہ رات مجھ سے 48
19-ترے کرم کا اگرچہ کوئی شمار نہیں 49
20-تیرے دل سے دعائیں نکلی ہیں 50
21-ہمارے بیچ جو اقرار ہونے والا ہے 52
22-جو اینٹ گارے کی بھٹی میں روز جلتا ہے 54
23-شور باہر کھڑا رہا تنہا 56
24-سچ کی تنویر سے نکل آیا 58
25-میں رقم دل کی حکایت کر گئی 60
26-جان صدقے میں کروں یار کی مکاری پر 61
27-وہ جو خنجر تھا خود کیسے کٹنے لگا 63
28-سورج کو ہتھیلی پہ کہا اس نے اٹھا کر 64
29-وفاداری نبھانا چاہتا ہے 67
30-کب کہا ہے تو مری تقدیر ہو 70
31-دونوں ہاتھوں میں اک دعا ہے تو 72
32-تیرگی کا سفر روشنی کا سفر 75
33-ترا مسکرانا محبت سے پہلے 78
34-گر نہ ہو بجلی تو ٹی وی داستاں بن جائے گا 80
35-ہے شکوہ پیاس کو گر تشنگی کا 81
36-پیار دیتا تو وقت سے پہلے 83
37-ہجر و فراقِ زیست کا ساماں بنا دیا 85
38-اے گردشِ ایام ذرا دیر ٹھہر جا 87

Scanned with CamScanner

39-ذرا سی دیر میں دنیا مری بدل جائے 88

40-دل کے دریا میں کسی چاند کی مسکان نہیں 89

41-ہر نئے روز نئے اپنے جو نقصاں ہوں گے 90

42-جب سے کسی نے شعر کو نذرانہ کر دیا 91

43-ستم کے بابوں میں دفن کرنا 92

44-طاق پر تم دیکھنا باقی دیا رہ جائے گا 93

45-تمھارے ہجر میں جب سوگوار ہونا تھا 94

46-ہے کچھ بھی نہیں اس میں روانی کے علاوہ 95

47-وہ اگر روٹھ کر بھی جاتا ہے 96

48-ان کو کہتے ہو تم نہانے کو 98

49-گرچہ برسوں سے دل رلاتا ہے 101

50-یہ کس کے ہاتھ لگتے جا رہے ہیں 103

51-تو بھی آ آ کر مجھے برباد کر 107

52-کبھی تو آ کے سنو میرے خواب بینوں کو 108

53-دیا جلا کے اندھیروں میں روشنی کر لی 110

54-نہ ہوتی شمع روشن گر تو پروانے کہاں جاتے 111

55-جن کی آنکھوں میں خواب ہوتے ہیں 113

56-مجھ کو تیرا اگر یقیں ہوتا 114

57-بن کے فقیر میں ترے در پر صدا کروں 115

58-پھولوں کو کتابوں میں سجانے کے لیے آ 117

59-کہا یہ کس نے مرے ساتھ تیرگی ہو گی 119

60-ہوا وہ مہرباں ہم سے نہ پوچھو 121

61-تیری مے میں میرے ساقی جو کوئی خمار ہوتا 123

Scanned with CamScanner

حصہ نظم

1-اپنے مرحوم بھتیجے عباس منور کی یاد میں 126
2-احسان شاہد کے لیے ایک نظم 129
3-تجلی 131
4-مقصد 132
5-قلم 133
6-رمضان 134
7-ماہِ مقدس 135
8-آمدِ رمضان 137
9-نابینا کا گیت 139
10-چھ ستمبر کے مجاہد 141
11-ڈاکٹر بدیع ادریس 143
12-خادمِ اعلیٰ 144
13-عباس اطہر 146
14-سنبل 148
15-گلزار 151
16-ملک الموت سے 154
17-اے ننھی پری 156
18-بیٹا 157
19-نصرت فتح علی خان 158
20-آصف شوکت کا سہرا 160

Scanned with CamScanner

21-کشمیر کا ترانہ 164
22-کشمیر جنت نظیر 165
23-نعرۂ تکبیر 167
24-سیلاب 168
25-ایک ڈاکٹر کے لیے 169
26-گیارہ ستمبر 171
27-گاڑی 173
28-عطاء الحق قاسمی 176
29-کشمیر کی کانگڑی اور فیرن 178
30-دعا 179
31-کرنل شیر خان 180
32-للکار 182
33-آ ماں مجھے لوری سنا 185
34-ثمینہ سرفراز مرحومہ 188
35-آدھا دل 191
36-میرا کشمیر میری جنت 193
37-چاند 194
38-پشاور چرچ پر حملے کے مظلوموں کے نام 195
39-زلزلہ 197
40-کشمیر جنت نظیر 199
41-کاشف منظور 202
42-آزاد ہو گا خطۂ کشمیر دیکھنا 204
43-ملکہ الزبتھ 206
44-شاعر سے خطاب 207

Scanned with CamScanner

عرضِ حال

کتاب ''محبت سے پہلے'' میری ان غزلوں اور نظموں کا مجموعہ ہے جو میں طویل عرصے سے فیس بک اور وٹس ایپ پہ احباب سے شیئر کرتی رہی ہوں۔ جہاں لوگوں نے داد سے نوازا وہاں وہ لوگ بھی موجود ہیں جنہوں نے میری شاعری فیسبک سے ڈیلیٹ کی اور کہا کہ اب میں اسے کبھی چھپوا نہیں پاؤں گی۔

میں نے لندن میں باقاعدہ مشاعرے 2007ء میں پڑھنے شروع کیے، جب لندن میں مقیم نہیں تھی تو سال میں ایک آدھ بار مشاعرہ پڑھنے لندن آتی تھی جہاں موجود لوگوں نے دیکھا کہ یہ مشاعرے میں بیٹھ کے فی البدیہہ کلام لکھتی ہے اور پڑھ دیتی ہے تو لندن کے ایک شاعر اور صحافی نے 2008ء میں مجھے کہا کہ آپکی شاعری اتنی مقبول ہو رہی ہے کہ بہت سے لوگ اپنے نام سے چھپوانا چاہتے ہیں، آپ اپنا کلام بیچنا شروع کر دیں۔ میں نے اس شاعر کو سختی سے منع کر دیا۔ اسکے بعد لندن میں چند بڑوں نے مجھے پاگل ثابت کر کے میری اولاد اور ہر چیز چھیننے کا منصوبہ بنایا تو عجیب و غریب واقعات کا سلسلہ شروع ہو گیا، میرے دونوں فون نمبرز ہیک کیے گئے اور 2008ء سے 2010ء تک کا کلام جو میں نے انڈر گراؤنڈ ٹیوب کے ذریعے یونیورسٹی آتے جاتے لکھا تھا ان ادبی چوروں نے میرے دونوں فون بند کروا کے میری تقریباً چار سو نظمیں اور غزلیں ہتھیا لیں۔

لندن پولیس اور فون کے اداروں نے میری بات نہ سنی تو میں نے آئی فون استعمال کرنا شروع کیا مگر آئی فون سے بھی شاعری کے میسجز ڈیلیٹ کرنے شروع کر دیے گئے۔ تین دفعہ فیس بک کے تین اکاؤنٹ بند کیے گئے۔ چار ای میل اکاؤنٹ خالی کر کے میرے لگ بھگ دو سو کالم، سینکڑوں قطعات، افسانے اور شاعری چوری کی گئی اور ایک منظم گروہ نے میرے گھر سے بھی شاعری چوری کرنے کا سلسلہ جاری رکھا، 2022ء میں پولیس کو فیس بک اور موبائل فون کمپنی نے ثبوت فراہم کیے تو اس نے معاملے کو سنجیدگی سے لیا اور اب تحقیقات جاری ہیں۔

Scanned with CamScanner

2008ء سے2022ء تک مجھے جس طریقے سے اذیت پہنچائی جاسکتی تھی پہنچائی گئی، میرے بچے چھینے گئے، مجھے ذہنی مریض ثابت کیا گیا اور میرے قلم سے نکلنے والا ایک ایک شعر چوری کیا گیا۔ اٹھارہ انیس گھنٹے روزانہ کی بنیاد پہ مجھے ایک آواز سنائی گئی جس نے میرا سکھ چین چھین لیا۔ یہ سب اس لئے ہوا کہ پاکستان اور پاکستان سے باہر کوئی بھی شخص کسی بھی اصلی شاعر، شاعرہ کی شاعری خرید کے یا چوری کر کے اپنے نام سے چھپوا سکتا ہے۔ جبکہ اسے گرفت میں لینے ولا کوئی قانون نہیں ہے، جو لوگ شاعری چوری کر کے یا شاعری خرید کر کتابیں چھپوا سکتے ہیں ان کے لئے فی البدیہہ مشاعروں کے لئے اشعار لکھوا کر ان مشاعروں میں شرکت کر کے خود کو شاعر، شاعرہ ثابت کرنا کون سا مشکل کام ہے۔ اس کتاب میں سے بھی کون کونسا کلام چوری کیا جا چکا ہے یہ تب ہی معلوم ہوگا جب یہ کتاب آپ تک پہنچائی جائے گی۔ لندن کے ایک آدمی کے مطابق ایک مرد اور ایک عورت کے نام سے میری شاعری چھپ چکی ہے چونکہ وہ امیر لوگ ہیں اس لیے وہ ان کا نام بتانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میری اب تک چوری ہونے والی نظموں، غزلوں کی تعداد ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اگر پاکستان اور انڈیا میں شاعری کی کتاب چھپوانے سے پہلے اپنے شاعر ہونے کا ثبوت نہ جمع کروانا پڑے یا حلفیہ بیان عدالت میں جمع نہ کروانا پڑے کہ یہ شاعری اس نے چوری نہیں کی یا خریدی نہیں ہے تو کوئی بھی شاعر، شاعرہ ان امیر ادبی دلالوں کے شر سے بچ نہیں پائے گا۔ اصلی شاعر، شاعرہ کو عقوبت خانے میں پھینکا جائے گا اور اسکی شاعری سے یہ ادبی دلال اپنی شہرت کا سامان پیدا کریں گے۔ آئیں قدم بڑھائیں اور اس معاملے میں قانون سازی کیلئے حکومت پہ زور ڈالیں۔

میں عطاء الحق قاسمی، ثبین سیف اور افتخار حیدر کی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کے بارے میں اپنی قیمتی آراء دیں۔ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے، اپنی رائے وٹس ایپ کیجئے، خوشی ہوگی۔

ثمینہ رحمت منال

40-Glen Pakrk Eastville
Bristol BS5 6SL England
00447884016979

Scanned with CamScanner

ریت پر کھلتا نہیں کوئی گلاب

ثمینہ رحمت عرصہ دراز سے دیارِ غیر میں مقیم ہیں ان سے دوستی کا حوالہ تو بہت معتبر ہے مگر شاعری کا تعلق ایک ایسا حوالہ ہے جو پوری دنیا کے لکھنے والوں کو ایک دوسرے سے جوڑے رکھتا ہے۔ ثمینہ سے اکثر فون پہ رابطہ رہتا ہے۔

ثمینہ رحمت کے اس سے قبل دو شعری مجموعے ''گل بلوئی'' اور ''اور کیا چاہیئے'' [illegible] حاصل متاثر کیا۔ گزشتہ دنوں ثمینہ نے مجھے فون پہ بتایا کہ ثبین میری تیسری کتاب ''محبت سے پہلے'' طباعت کے آخری مراحل میں ہے اور میری خواہش ہے کہ تم بھی میری کتاب پر کچھ لکھو۔ میں نے کہا ثمینہ جہاں تم رہ رہی ہو وہاں پاکستان میں بڑے بڑے اہلِ علم و دانشور موجود ہیں لہٰذا تم ان سے لکھواؤ۔ کہنے لگی وہ سب اپنی جگہ اور ثبین سیف اپنی جگہ، لہٰذا ثمینہ کے اس قدر پیار، خلوص اور مان کو میں رد نہیں کر سکی۔

ثمینہ کی شاعری کی خاص بات یہ ہے کہ وہ غزل اور نظم دونوں میں مہارت رکھتی ہیں جس روانی اور تسلسل سے غزل کہتی ہیں، اسی طرح نظمیں بھی بہت خوب اور برابری کی سطح کی کہتی ہیں۔ ان کا زیرِ نظر مسودہ دو حصوں غزل اور نظم پر مشتمل ہے۔ میں ثمینہ کے حالاتِ زندگی سے خوب واقف ہوں لہٰذا یہ کہنے کی پوزیشن میں ہوں کہ جو زندگی ثمینہ نے اب تک گزاری ہے یا گزار رہی ہے اس کی شاعری اس کا عکس ہے۔ قلم سے نکلا ہوا حرف حرف خونِ جگر سے تحریر اور حقیقی رنگوں پر مشتمل ہے۔ ثمینہ کا یہ شعر میری بات کی دلیل میں کافی ہے۔۔۔۔۔

ریت پر کھلتا نہیں کوئی گلاب
ریت کو پانی لگانا چھوڑ دے

ہمارے لیے سرِ دست یہ جان لینا ہی کافی ہے کہ ثمینہ رحمت منال ایک بہت ہی زیادہ دکھے دل کی شاعرہ ہیں، ان کی شاعری ان کی حقیقی زندگی سے عبارت ہے۔ اس

Scanned with CamScanner

شاعری میں جابہ جادکھوں کی پیوندکاری ہے۔ایسی شاعری جوزندگی کی حقیقتوں سے قریب تر ہو بہت جاندار اور مؤثر ہوتی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ثمینہ کے بیشتر اشعار اپنی رام کتھا خود اپنی زبان سے سناتے ہیں، گویا ایک خاص اپنائیت کے احساس کے ساتھ یہ شاعری ہم سے بات کرتی ہے جس سے ہمکلامی کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔اکثر اوقات ثمینہ کا لہجہ کچھ کچھ گلوگیر سا ہونے لگتا ہے اور ضبط کے سارے بندھن ان کے ہاتھوں سے چھوٹتے نظر آتے ہیں۔ایسی صورت میں وہ غزل کی تنگ دامانی سے نکل کر نظم کا پلو تھام لیتی ہے۔ جہاں تک ثمینہ کی نظموں کا تعلق ہے تو انہوں نے نظمیں بھی بیشمار کہیں ہیں مگر حیرت ہے کہ ان کی نظموں میں ان کے اپنے دکھ کی جھلک کم کم نظر آتی ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ صرف اپنی ذات میں گم نہیں بلکہ اپنے اردگرد کے حالات پر بھی ان کی گہری نظر ہے۔ان کی نظموں کے عنوانات سے آپ کو بخوبی اندازہ ہوجائے گا کہ وہ لوگوں سے کس قدر پیار کرتی ہیں۔چند ایک عنوانات جیسے اپنے بھتیجے عباس منور کی یاد میں، چھ ستمبر، عطاء الحق قاسمی، نصرت فتح علی خان، ڈاکٹر بدیع ادریس، کشمیر کا ترانہ اور رمضان المبارک وغیرہ۔

میں قارئین کو مشورہ دوں گی کہ ان کی نظم للکار اور گاڑی لازمی پڑھیں ان میں آپ کو ثمینہ رحمت صاف نظر آئیں گی۔ وہ زندگی کو بہت محتاط طریقے سے برتنے کی عادی ہیں۔وہ کہتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔!!

میں جانتی ہوں یہ مجھے رسوا کرائے گا
رکھا ہوا ہے پھول جو میں نے کتاب میں

المختصر اس دور میں جبکہ شاعری کو عام طور پر ایک مشغلہ سمجھ کر اس سے انتہائی بے رحمانہ انداز میں کھلواڑ کیا جارہا ہے ثمینہ رحمت منال کے سچے اور کھرے جذبات وتاثرات کی آئینہ دار یہ کتاب اربابِ ذوق کیلئے ایک خاص دلچسپی اور دل بستگی کا باعث ہوگی اور مجھے یقین ہے کہ ادبی حلقوں میں اس کتاب کو قرار واقعی پذیرائی ملے گی۔(ان شاءاللہ)

شبین سیف
کراچی

Scanned with CamScanner

ثمینہ ''جز'' میں نہیں ''کُل'' میں کھلتی ہے

حساس دل کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ سماج کی ہر اونچ نیچ کو ہر ناہمواری کو بڑی شدت سے محسوس کرتا ہے۔ انگلینڈ میں مقیم ہماری مخلص دوست اور خوبصورت شاعرہ ثمینہ رحمت منال ایسے ہی حساس دل کی مالک ہیں اور ان کی یہ حساسیت ان کی شاعری کی سطر سطر سے ٹپکتی ہے۔

شاعر جانے عمر کے کس حصے میں خواب دیکھنا شروع کر دیتا ہے، خوشی کے خواب، خوشحالی کے خواب، نوعِ انساں سمیت تمام جاندار اور بے جان انواع کی فلاح و بہبود کے خواب، دکھوں سے چھٹکارے کے خواب، امن کے خواب اور ظلم کے خاتمے کے خواب، خواب ہی خواب لاتعداد، خواب ان گنت خواب۔ اور شاعر جب سماج کو اپنے خوابوں سے مختلف دیکھتا ہے تو کڑھتا ہے، جلتا ہے، یہی جلن یہی کڑھن شاعری میں ڈھلتی ہے۔ ثمینہ رحمت منال کی شاعری میں یہ سارے خواب ملیں گے اور ان خوابوں کے پورا نہ ہونے کا دکھ بھی ملے گا۔

یہ ایک مشہور بات ہے کہ شاعر کا خمیر عشق سے اٹھتا ہے اور اس ضمن میں میرا مشاہدہ یہ ہے کہ وطنِ عزیز سے ہجرت کرنے والے شاعر کے معشوقوں میں عام شاعری کی نسبت ایک معشوق زیادہ ہوتا اور وہ معشوق اس کا وطن ہوتا ہے جس کا فراق وہ بحالت مجبوری سہہ رہا ہوتا ہے لہٰذا ہمیں ثمینہ رحمت کے ہاں غمِ جاناں اور غمِ دوراں کے ساتھ ساتھ وطن کی محبت کے نغمے اور وطن کے معماروں اور محسنوں کے لیے خراجِ تحسین ملتا ہے۔ ان کے ہاں کشمیر جنت نظیر سے والہانہ محبت اور شعائرِ اسلامی سے لگاؤ بھی جگہ جگہ ملتا ہے۔

خونی رشتوں سے محبت اور ان سے دوری کا کرب اور جذباتی رشتوں کے تحلیل

Scanned with CamScanner

ہونے کا دکھ ثمینہ رحمت کی رگ رگ میں ہے جو ان کی شاعری میں گہرے شعوری اور لاشعوری احساس کے ساتھ موجزن ہے۔

میں نے دانستہ ان کی شاعری کے موضوعات پر تو بات کی مگر میں نے ان کے اشعار پیش نہیں کئے کیونکہ میں سمجھتا ہوں ثمینہ جز میں نہیں کُل میں کھلتی ہے۔ لہٰذا کتاب محبت سے پہلے آپ کے ہاتھوں میں ہے اسے پڑھیں اور مکمل پڑھیں اس کے بعد میری رائے سے اتفاق یا اختلاف آپ کی صوابدید پہ ہے۔

خدائے حرف سے دعا ہے کہ وہ اس حساس شاعرہ کو فکر و فن کی مزید بلندی عطا فرمائے۔

افتخار حیدر
کراچی

Scanned with CamScanner

اُس گلی میں آنا جانا چھوڑ دے
اُس کی خاطر دل جلانا چھوڑ دے

اور بھی عشاق ہیں اس کے کئی
اُس کو اِس دل میں بسانا چھوڑ دے

دل لگی ہی دل لگی ہے زندگی
کوئی کیسے دل لگانا چھوڑ دے

جو ہَوا کے دوش پر روشن رہیں
ان چراغوں کو بجھانا چھوڑ دے

وہ ترا محبوب ہے مانا مگر
اس پہ جان و دل لٹانا چھوڑ دے

ریت پر کِھلتا نہیں کوئی گلاب
ریت کو پانی لگانا چھوڑ دے

Scanned with CamScanner

اپنے لفظوں پر ذرا تو غور کر
آگ سینے میں لگانا چھوڑ دے

اپنی قسمت سے نہ لڑ تو ساتھیا
رب کے لکھے کو مٹانا چھوڑ دے

ان کی حدت سے سلگتا ہے بدن
آنکھ سے آنسو بہانا چھوڑ دے

اب نہ وہ دیکھیں گے تجھ کو پیار سے
اپنی نظروں کو جھکانا چھوڑ دے

وہ کسی کے ہو چکے جانِ حزیں
ان سے اب نظریں ملانا چھوڑ دے

خود وہ آنکھیں جام کو ترسی ہیں اب
میکدے میں اب تو جانا چھوڑ دے

جس سے ملنا ہے اسی کا نام لے
مجھ سے ملنے کا بہانہ چھوڑ دے

Scanned with CamScanner

خواب کا نیند میں فقدان ہے آئے کوئی
زندگی درد کا عنوان ہے آئے کوئی

کوئی تو آئے اسے چھڑکے مرے زخموں پر
میرے ہاتھوں میں نمکدان ہے آئے کوئی

جانے کس لمحے وہ کھولے گا ہتھیلی اپنی
اس کی مٹھی میں مری جان ہے آئے کوئی

Scanned with CamScanner

جانے والوں کو کبھی روک نہ پایا کوئی
زندگی تیرا یہ احسان ہے آئے کوئی

کوئی تو آئے دلاسہ مجھے دینے کے لیے
دل مرا آج پریشان ہے آئے کوئی

کوئی تو آئے رفو کرنے کو میری خاطر
چاک دامان و گریبان ہے آئے کوئی

کوئی سمجھائے اسے راہِ وفا پر نہ چلے
دوست میرا بڑا نادان ہے آئے کوئی

خوشبو آئی ہے نہ تتلی ہی ملی ہے اس کو
غنچۂ دل بڑا حیران ہے آئے کوئی

کوئی تو شعر پڑھے آ کے مرے دل پہ لکھے
دل مرا میر کا دیوان ہے آئے کوئی

Scanned with CamScanner

جادو سا ہوں سر چڑھ کے میں بولا تو نہیں ہوں
آنسو ہوں مگر آنکھ سے ٹپکا تو نہیں ہوں

میں گرچہ تری ذات کا حصہ تو نہیں ہوں
جو لوگ بھلا دیں میں وہ قصہ تو نہیں ہوں

نوحہ ہوں مَیں اور مَیں رلا سکتا ہوں تجھ کو
میں دولھے کا لکھا ہوا سہرا تو نہیں ہوں

میں ماں ہوں بیاں کر دوں گی جو مجھ پہ ہے گزری
میں ایدھی کا رکھا ہوا جھولا تو نہیں ہوں

وہ دن جو گزارے تھے تری یاد میں مَیں نے
وہ دن میں تجھے یاد دلاتا تو نہیں ہوں

چپ چاپ سبھی لعل و جواہر مجھے دے دو
ڈاکو ہوں میں جذبات کو بھولا تو نہیں ہوں

Scanned with CamScanner

میں سب چھوڑ دوں گی یہ سنسار اپنا
مری جاں ذرا کر تو اظہار اپنا

میں رکھ دوں گی بازار میں تجھ کو بکنے
دکھا پہلے مجھ کو خریدار اپنا

کہو اپنی رشوت میں کیا مجھ سے لو گے
نہ نوٹوں کی گڈی ، نہ گھربار اپنا

Scanned with CamScanner

بتاؤ کہ اب کس پہ قبضہ کرو گے
مکاں بک گیا اب تو سرکار اپنا

لیے کتنے رمضان بھوکوں کے پھر سے
پلٹ آیا ہے پھر سے تہوار اپنا

بچاتا ہے ہر روز ہی اپنے پیسے
یہ بیٹا ہوا ہے سمجھدار اپنا

یہ شاعر قلم کو چلاتا رہے گا
نبھاتا رہے گا یہ کردار اپنا

زباں پر نہ چل جائے یہ پیچ کھا کر
نہ کر ایسے لہجہ تو تلوار اپنا

بنا دے گا مجھ کو جو بس میرے جیسا
مجھے مل گیا ہے وہ فنکار اپنا

Scanned with CamScanner

آنسو چھلک کر آیا جو آیا تُو خواب میں
بوتل سی تیرنے لگی جیسے شراب میں

ماتھے سے تیرے بوسے کو گرنے نہیں دیا
رکھا ہوا ہے پھول سا دل کی کتاب میں

دنیا کے رنج و غم نے لکیریں سی کھینچ دیں
عمرِ رواں گزار لی میں نے شباب میں

ترمیم کر کے مجھ پہ عبارت نئی لکھو
مٹتی ہوئی میں سطر ہوں غم کے نصاب میں

Scanned with CamScanner

دوزخ گنوا کے بھی مرے ہاتھوں میں آگ ہے
مجھ کو جلا رہا ہے وہ کیسے عذاب میں

میں نے برابری کا اٹھایا جونہی سوال
وہ مجھ کو صفر کر گیا اپنے جواب میں

شہرت سی چاندنی سی ستاروں سی آبرو
کوئی کمی نہ تھی مرے خانہ خراب میں

مجھ کو بھی جانتا ہے وہ اب سنگِ رہ گزر
کتنا غرور آ گیا عزت مآب میں

جو کچھ بھی میرے پاس تھا میں نے وہ کھو دیا
اپنی نفی ہی ہو گئی دل کے حساب میں

میں جانتی ہوں یہ مجھے رسوا کرائے گا
رکھا ہوا ہے پھول جو میں نے کتاب میں

میراث چل رہی ہے ہواؤں کے ساتھ ساتھ
خوشبو وہی پرانی ہے تازہ گلاب میں

Scanned with CamScanner

اہلِ زمیں کو ان کے غموں سے نکال دے
آئے جو ان پہ غم اسی غم کو زوال دے

روٹی کے واسطے یہ بھٹکتے ہیں در بدر
میرے خدا تُو اپنے خزانے اچھال دے

نکلے دعا جو دل سے ترے عرش کو چھوئے
اہلِ سخن کے فن کو تُو اتنا کمال دے

جتنی بھی مشکلیں ہیں وہ رستے سے تُو ہٹا
جتنی بھی سختیاں ہیں وہ مولا تُو ٹال دے

کیڑوں کو تو زمین میں دیتا ہے ان کا رزق
بھوکوں کو اس زمین کے اوپر بھی پال دے

جن کو اڑا سکیں نہ یہ منہ زور آندھیاں
ایسی ردائیں بیٹیوں کے سر پہ ڈال دے

Scanned with CamScanner

جنگل کے بیچ میں ہوں ، کوئی راستہ نہیں
میرے جنوب کو بھی تو کوئی شمال دے

کاغذ کے پھول پر کوئی تتلی نہ اوس ہے
مجھ کو نواز دے مجھے خوشبو رومال دے

جس کے جواب میں مجھے تیرا کرم ملے
میرے لبوں کو ایسا ہی کوئی سوال دے

میرے سخن کو پر لگیں تیرے وجود کے
کب میں نے یہ کہا مجھے ہرنی سی چال دے

بھوکا رہے مچھیرا نہ مچھلی کو آئے موت
ایسا کسی غریب کے ہاتھوں میں جال دے

تھکنے لگا ہے گر تُو مجھے پال پال کر
مجھ کو تو میری بھوک کے غم سے نکال دے

تیری نظر میں آدمِ خاکی ہے گر برا
مٹی کے بت کو پھر سے تو مٹی میں ڈھال دے

Scanned with CamScanner

میں جہاں جاؤں وہاں میرا حوالہ جائے
جیسے مکڑی کا بیاں ہوتے ہی جالا جائے

اپنے ہونٹوں پہ لیے پھرتے ہیں سب لوگ مجھے
شہر بھر سے نہ مرا نام سنبھالا جائے

چھینتے کیوں ہو مرے سر سے ردا مذہب کی
میرا مذہب نہ مرے دل سے نکالا جائے

میں ہوں مفلس تو مری شہر میں عزت کیا ہے
میری پگڑی کو سرِ عام اچھالا جائے

تُو ہے ساقی تو مجھے جام چھلکتا دینا
میں ہوں پیاسی نہ مرا خالی پیالہ جائے

Scanned with CamScanner

کیسی مٹی سے ترا فرش بنا ہے مولا
تجھ سے اک پھول سا بچہ بھی نہ پالا جائے

میرا حق ہے کہ رہوں صاف سے گھر میں، مَیں بھی
صاف کر ذہن، مرے ذہن کا جالا جائے

ساتھ رہتا ہے تری یاد کا پہرہ ایسے
جس طرح ساتھ کسی چابی کے تالا جائے

بعد میں بیٹھ کے ماتھے پہ میں بوسے دوں گی
پہلے بدبخت بلاؤں کو تو ٹالا جائے

ہر وہ مسجد جہاں مجرم کی قدم بوسی ہو
ایسی مسجد سے مجھے روز نکالا جائے

وہ تو مولا ہے جسے چاہے وہ عزت دے دے
علم کی شمع جہاں جائے ملالہ جائے

Scanned with CamScanner

میرے دل میں بسا کرے کوئی
مجھ میں بس کر جیا کرے کوئی

سب دعائیں مریض ہیں میری
میری خاطر دعا کرے کوئی

میں اندھیروں میں گھرنے والی ہوں
میرا صدقہ دیا کرے کوئی

کھو گیا ہے وہ پیار کا لمحہ
جا کے اس کا پتہ کرے کوئی

اس کو تعزیر کا بھلا کیا ڈر
جو کرے تو بھرا کرے کوئی

گھر کی وحشت پکار اٹھی ہے
آئے مجھ سے نبھا کرے کوئی

Scanned with CamScanner

میرے کاسے میں بھوک ہے باقی
میرے در پر صدا کرے کوئی

جانے کیسا طواف جاری ہے
آنسوؤں میں پھرا کرے کوئی

اک ملاقات ہے ادھوری سی
مجھ سے مل کر ملا کرے کوئی

کیوں شکایت ہے میرے شعروں سے
آئے مجھ سے گلہ کرے کوئی

بوند بن کے بدن میں پھرتا ہے
خون تن سے جدا کرے کوئی

دیکھ کر مجھ کو وہ ہُوا گویا
یوں تباہی بھلا کرے کوئی!

شعر گوئی کا اب یہ عالم ہے
لکھے کوئی کہا کرے کوئی

Scanned with CamScanner

رفاقت کو میری وہ اعجاز دینا
کہ دنیا کہے اس کو اعزاز دینا

میں روزِ جزا رکھ نہ پاؤں گی اس کو
نہ مجھ کو کوئی اپنا تم راز دینا

مجھے اونچا اڑنا سکھا دے گا یہ بھی
ذرا غم کی چڑیا کو شہباز دینا

Scanned with CamScanner

اسے میرا نغمہ لبھانے لگا ہے
مری آہ و زاری کو اک ساز دینا

مرے دونوں پر کاٹ لینے سے پہلے
اگر ہو سکے مجھ کو پرواز دینا

جو غم کی دوا چارہ گر کر رہا ہے
مری بھی طبیعت ہے ناساز ، دینا

بنی جب میں ماں تو خدا سے کہا تھا
مجھے میری ماں کے ہی انداز دینا

نہ جانے کہاں کھو گئے سارے جا کر
ذرا میرے جذبوں کو آواز دینا

Scanned with CamScanner

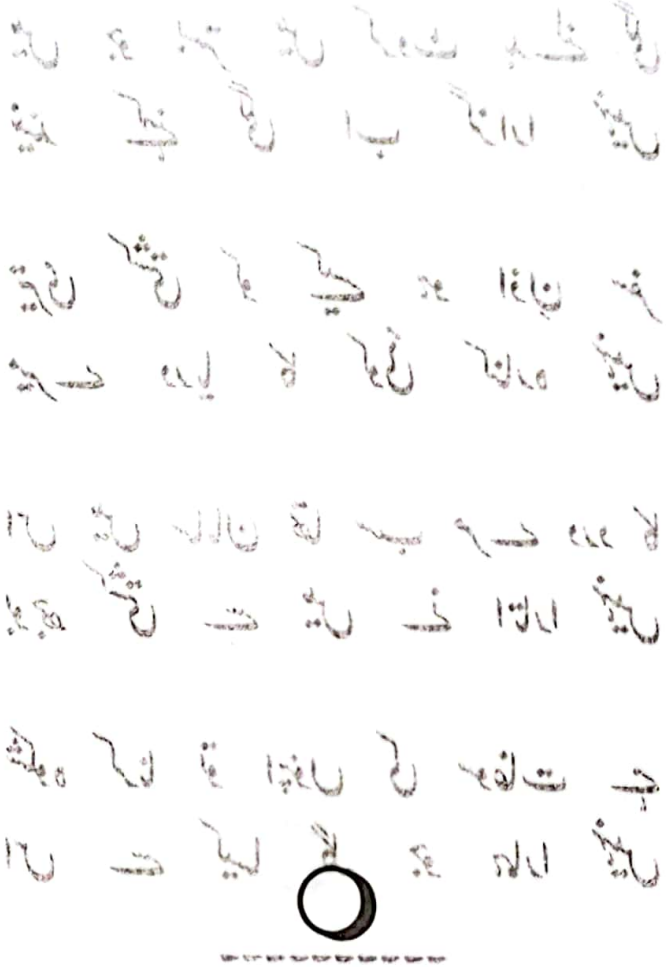

میں اندھیرے میں اس کا سہارا نہیں
مجھ کو جگنو کا لیکن اشارہ نہیں

تو کہے نیم، برگد ہے میں مان لوں
دھوپ میں مجھ کو جلنا گوارا نہیں

تھک کے مالی گرا ٹوٹ کر گھاس پر
پھول بولا یہ بستر تمھارا نہیں

Scanned with CamScanner

میں جو بستر میں کروٹ بدلنے لگی
نیند کہنے لگی اب گزارا نہیں

تیری کشتی کو کیسے ہو اذنِ سفر
میرے دریا کا کوئی کنارہ نہیں

اس میں سامان تھا سب مرے درد کا
بوجھ کشتی سے میں نے اتارا نہیں

شکوہ کرنا تو اپنوں کی سوغات ہے
اس سے کیسا گلہ جو ہمارا نہیں

Scanned with CamScanner

○

جب کبھی روٹھ کے ادوار سے لگ جاتے ہیں
درد کتنے ہیں جو دیوار سے لگ جاتے ہیں

زندگی تجھ سے بچھڑنے کا اگر سوچوں بھی
رنج و آلام کے انبار سے لگ جاتے ہیں

تیرے رنگوں کو اگر چھوڑ دیا جائے تو
رنگ تیرے کسی تہوار سے لگ جاتے ہیں

Scanned with CamScanner

اپنے قد سے بھی وہ اونچا ہی لگا کرتا ہے
معجزے جب کسی مینار سے لگ جاتے ہیں

جن پہ چلتی تھی ترے ساتھ میں آسانی سے
راستے وہ مجھے دشوار سے لگ جاتے ہیں

چوٹ سہلانے کو اب کوئی نہیں آتا یہاں
زخم اب اپنے ہی رخسار سے لگ جاتے ہیں

گھر میں رونق تو مری جان ذرا بھی نہ رہی
سو ہم اب رونقِ بازار سے لگ جاتے ہیں

کوئی جذبہ جو کسی دن نہ تجھے یاد کرے
اپنے جذبے ہمیں غدار سے لگ جاتے ہیں

Scanned with CamScanner

اے غمِ جاناں تجھے دل سے بھلانے کے لیے
میں تماشا بن گئی سارے زمانے کے لیے

ساز چھیڑیں انگلیاں غم کو دبانے کے لیے
سوز ہے آواز میں نغمے سنانے کے لیے

کون کہتا ہے مرے نخرے اٹھانے کے لیے
تم بھی مجھ کو چھوڑ دو آنسو بہانے کے لیے

عندلیب دل ہمہ تن گوش ہر آواز ہو
پھول ہیں بیتاب کچھ نغمے سنانے کے لیے

Scanned with CamScanner

جب بھی اٹھتی ہے کہیں کوئی صدائے احتجاج
چیخنے لگتے ہیں لوگ اس کو دبانے کے لیے

چاہتی ہوں میں مری محبوبیت قائم رہے
چاہیے کوئی مجھے نخرے اٹھانے کے لیے

آج کی عورت برابر ہو گئی ہے مرد کے
گھر سے باہر آ گئی روزی کمانے کے لیے

زندگی آسان تھی اب مشکلوں میں پڑ گئی
یاد رکھتی ہوں تجھے میں بھول جانے کے لیے

روشنی تو چاند کی بھی ہوتی ہے کافی ہمیں
شمع تو جلتی ہے پروانے جلانے کے لیے

چودھویں کی رات موجِ تند بھی شرما گئی
جھیل میں جب چاند اترا تھا نہانے کے لیے

ڈوب جاؤں گی میں ساحل پر کھڑے رہ جاؤ گے
کون آتا ہے سفینے کو بچانے کے لیے

Scanned with CamScanner

سن رہی ہوں میں زمانے کے دکھوں کی داستاں
تم بھی آ جاؤ کوئی قصہ سنانے کے لیے

یاد میری پھول بن کر تیرے دل میں رہ گئی
کیا یہی کافی نہیں ہے بھول جانے کے لیے

دیس کہتا ہے وہ مجھ کو بھوک دے کر آ گیا
دیس چھوڑا جس نے بس روٹی کمانے کے لیے

آنکھ میری ہو گئی جل تھل تو میں بھی کہہ اٹھی
کیسا دریا آ گیا مجھ کو بہانے کے لیے

شام کا منظر مری آنکھوں میں ایسے بس گیا
چاند اترے پانی میں جیسے نہانے کے لیے

میری آنکھوں میں تو کوئی اشک بھی میرا نہ تھا
کس نے آنسو دے دیے مجھ کو بہانے کے لیے

کیا بنا دوں میں تجھے کردار اک ٹوٹا ہوا
اک کہانی چاہیے مجھ کو فسانے کے لیے

Scanned with CamScanner

میں تو تیرے دل سے ہی کھیلوں گی جاناں بارہا
تُو نے کیا سوچا ہے اپنا دل لبھانے کے لیے

تنکا تنکا کر دیا اس آشیانے نے مجھے
تنکا تنکا جوڑتی تھی جس ٹھکانے کے لیے

میں نے تو چاہا تھا غم سے درد اپنا بانٹ لوں
درد آیا ہی نہیں حصہ بٹانے کے لیے

جان ہی پایا نہ وہ، موتی نہیں ہوں سیپ ہوں
ہو گیا بیتاب وہ مجھ کو پانے کے لیے

تو نہیں پتھر تو پتھر کی طرح سے دیکھ مت
آ کبھی تو راہ سے پتھر ہٹانے کے لیے

جھک گئی، نادم ہوئی، آنسو بہائے آنکھ نے
سب مجھے کرنا پڑا اس کو منانے کے لیے

Scanned with CamScanner

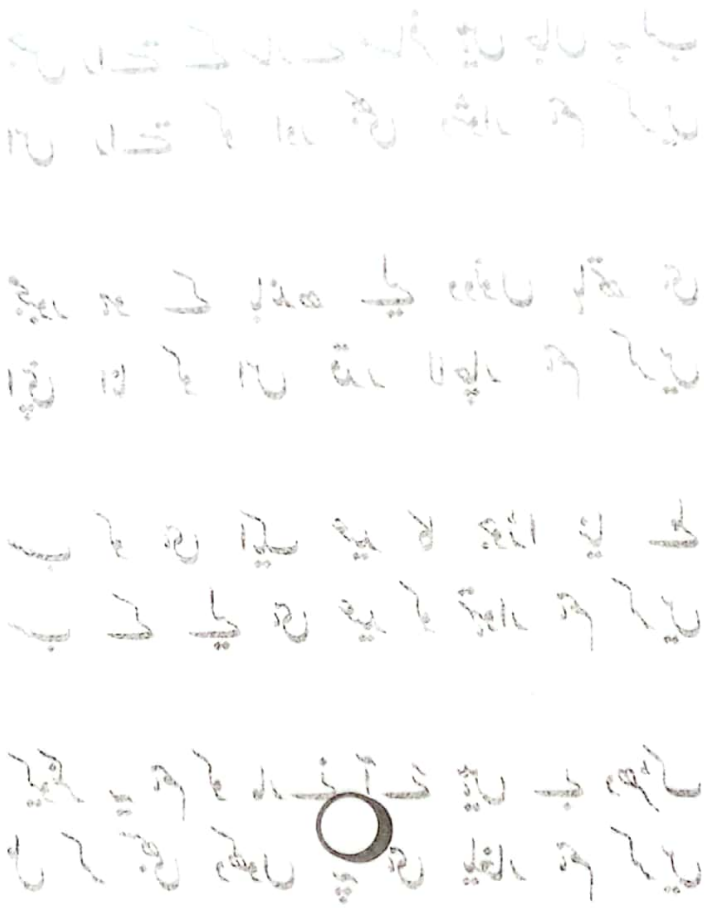

تاروں کے ساتھ مل کے یوں تکرار ہم کریں
چندا کو اس کی نیند سے بیدار ہم کریں

ہر رات ان کو خواب میں دے دے کے ہم گلاب
آنکھوں کی نیند گاہ میں مہکار ہم کریں

ہر رات ہم سے بات کی تمہید باندھ کر
ہر دن وہ ہم سے اور بھی اظہار کم کریں

Scanned with CamScanner

جس راستے کے سارے مسافر ہیں جاں بہ لب
اس راستے کو اور بھی دشوار ہم کریں

مجبور ہو کے باندھ لیے دونوں ہاتھ ہی
اپنی انا کو اس قدر لاچار ہم کریں

سب کو ہی ایک عید کا جوڑا نیا ملے
سب کے لیے ہی عید کو تہوار ہم کریں

کیونکر یہ ہم کو مارنے آئے ہیں بے دھڑک
مل کر سبھی دکھوں پہ ہی یلغار ہم کریں

اس عید کو خرید کے لائے ہیں سال بعد
سستی اگر ہو روز ہی تہوار ہم کریں

Scanned with CamScanner

دھمال ڈال کے کر دوں سوال یااللہ؟
مصیبتوں کے بھنور سے نکال یااللہ

اگر میں لفظوں سے شکلیں نکال لیتی ہوں
دیا ہوا ہے یہ تیرا کمال یااللہ

سیاہ رات کو تُو ہی سحر بناتا ہے
تُو میرے غم کو بھی دے دے زوال یااللہ

کسی نے پیار سے دیکھا، کسی نے ڈر کے مجھے
ترا ہے مجھ میں جمال و جلال یااللہ

ترے وجود کو دیکھوں میں اپنی آنکھوں سے
میں ایک ذرہ ، مری یہ مجال؟ یااللہ

نحیف سارے ہی تیری پناہ میں آئے
بنا ہوا ہے تو میری بھی ڈھال یااللہ

بیان کرنے کی جرأت میں کر نہیں سکتی
تُو جانتا ہے مرے دل کا حال ، یااللہ

Scanned with CamScanner

بوجھ وہ میرا بٹانے لگ گیا
لو ، مرا بیٹا کمانے لگ گیا

شام کو آتا ہے جب تھک ہار کر
اس پہ کیا گزری؟ بتانے لگ گیا

میں نے سرخ آنکھوں کا پوچھا جب سبب
میرا بیٹا مسکرانے لگ گیا

وہ جسے میں نے بنایا خاک سے
چاک پر مجھ کو گھمانے لگ گیا

باغ میں مالی نے جب چلنے نہ دی
دشت میں وہ گل کھلانے لگ گیا

Scanned with CamScanner

روٹھتا تھا جو کھلونوں کے لیے
آج وہ مجھ کو منانے لگ گیا

میری انگلی تھام کر چلتا تھا جو
وہ مجھے رستہ دکھانے لگ گیا

دیکھتے ہیں لوگ حیرت سے اسے
آسماں پر جگمگانے لگ گیا

میرے دم سے تجھ پہ رہتی ہے بہار
پھول ٹہنی کو جتانے لگ گیا

اس کی خاموشی میں ہے اب کتنا شور
آسماں سر پر اٹھانے لگ گیا

میں نے پوچھا دیر سے کیوں آئے ہو
وہ مرے پاؤں دبانے لگ گیا

رنگ لائی ہے مری محنت منال
وہ اکیلا گھر سے جانے لگ گیا

Scanned with CamScanner

تدبیریں کرنے والوں کو تدبیر سے باندھا جاتا ہے
تقدیر سے لڑنے والوں کو تقدیر سے باندھا جاتا ہے

آواز اٹھانا حق کے لیے آزادی نہیں ہے سب کے لیے
کشمیر پہ مرنے والوں کو زنجیر سے باندھا جاتا ہے

زخموں کی جراحت کرتے ہیں جو لوگ چبھوتے ہیں کانٹے
یاں جس جس دل کو چوٹ لگے وہ تیر سے باندھا جاتا ہے

رمضان کے آتے ہی یوں تو شیطان مقید ہوتا ہے
شیطان کے جو ہیں باپ انھیں تاخیر سے باندھا جاتا ہے

لڑکے بھی سنورتے سجتے ہیں، ہاتھوں کو حنائی کرتے ہیں
پھر ان کے حنائی ہاتھوں کو زنبیر سے باندھا جاتا ہے

منصف بھی اندھے لوگوں کو دیتے ہیں تھپکی روز منالؔ
یاں خواب دکھانے والے کو تعبیر سے باندھا جاتا ہے

Scanned with CamScanner

زندگی کے کینوس میں رنگ بھرنا آ گیا
آئینے کے روبرو مجھ کو سنورنا آ گیا

زندگی اس کے لیے آسان ہوتی جائے گی
زندگی کے نام پر جس کو بھی مرنا آ گیا

خواہشوں کو ترک کر کے ، جی رہے ہیں آج ہم
پانیوں میں ڈوب کر ہم کو ابھرنا آ گیا

کیسے کیسے ڈر تھے،اپنی موت خود ہی مر گئے
بارگاہِ رب میں جا کر ہم کو ڈرنا آ گیا

اس کو اپنے لہجے کی تلخی عجب لگنے لگی
مجھ کو اس کے لہجے میں جب بات کرنا آ گیا

جینے کی خواہش دلوں میں لے کے زندہ ہیں مگر
اپنی اپنی باریوں پر سب کو مرنا آ گیا

اک سبق دے کر گئی ہے یہ بدلتی رُت منالؔ
جب خزاں آئی تو پتوں کو بکھرنا آ گیا

Scanned with CamScanner

کٹتی نہیں ہے تنہا اب تو یہ رات مجھ سے
تنہائی کی اے دلہن کر لے تُو بات مجھ سے

تجھ کو ہرا سکوں میں مجھ میں یہ دم کہاں ہے
میری انا کی خاطر کر لے تُو مات مجھ

میں چھوٹی سی ہوں چڑیا کیا باز سے لڑوں گی
رتبہ ہے اس کا اونچا اونچی ہے ذات مجھ سے

میں دان کر دوں اب بھی دریا کو دونوں آنکھیں
لیتا نہیں ہے پانی غم کی زکوٰۃ مجھ سے

جب تک نہ دیکھ لوں میں آنکھوں سے اپنی روضہ
تب تک نہ ہو سکے گی کوئی بھی نعت مجھ سے

مجھ سے کسی نے پوچھا جب حال میرے دل کا
نوحہ کناں ہوئی ہے آ کر فرات مجھ سے

لٹ جائے گھر کسی کا اور فائدہ ہو میرا
ہرگز نہ ہو سکے گی یہ واردات مجھ سے

Scanned with CamScanner

ترے کرم کا اگرچہ کوئی شمار نہیں
یہ سانس قرض ہے میرا ، ترا ادھار نہیں

میں کیا کروں گی ترے سارے پہریداروں کا
جو مجھ پہ ماں کی دعائیں ہی پہریدار نہیں

یہ میرا علم مجھے روشنی دکھا دے گا
میں امتی ہوں نبیؐ کی کوئی گنوار نہیں

میں اس کتاب کے چشمے کو پی چکی بھر بھر
پر اس نشے کا مجھے کوئی بھی خمار نہیں

میں جانتی ہوں تری عظمتوں کی پسپائی
مری نظر میں ترا کوئی بھی وقار نہیں

میں تیرے حصے کی سانسوں کا دم بھروں کیسے
مجھے تو اپنی بھی سانسوں پہ اختیار نہیں

کہا فرشتے نے جنت پہ حق ہوا تیرا
کہ تیرے پیچھے گناہوں کی اک قطار نہیں

Scanned with CamScanner

تیرے دل سے دعائیں نکلی ہیں
بن کے میری صدائیں نکلی ہیں

کس نے رکھا ہے گھر میں میرے قدم
میرے گھر سے بلائیں نکلی ہیں

وہ جو رشتہ ہے ماں سے بچوں کا
اس سے ساری وفائیں نکلی ہیں

Scanned with CamScanner

کون رویا ہے چھپ کے آنگن میں
آنسوؤں کی چتائیں نکلی ہیں

ایک بیٹی کا سر چھپانے کو
آسماں سے ردائیں نکلی ہیں

کوئی مغموم ماں ہوئی ہو گی
ہر طرف سے گھٹائیں نکلی ہیں

ایک اقراء سمجھ نہ پانے سے
پورے جگ کی سزائیں نکلی ہیں

باپ ہے یہ کہ جلتا سورج ہے
آنسوؤں سے شعائیں نکلی ہیں

Scanned with CamScanner

ہمارے بیچ جو اقرار ہونے والا ہے
تُو اجنبی سے مرا یار ہونے والا ہے

چبھن چبھن تیرے لہجے نے یہ گواہی دی
تُو اپنے گل کے لیے خار ہونے والا ہے

کہیں سے آنے لگی ہے صدا مکرر کی
تُو آپ اپنی ہی تکرار ہونے والا ہے

Scanned with CamScanner

وہ ایک بچہ جو مزدور بن کے رویا تھا
وہ آج شہر کا معمار ہونے والا ہے

وہ سو گیا تھا جو خوابوں کی کرچیاں لے کر
وہ اپنی نیند سے بیدار ہونے والا ہے

کہا فرات کے دکھ نے یتیمِ برما سے
تمھیں بھی پانی سے انکار ہونے والا ہے

تُو مجھ کو گاڑ دے زندہ مگر یہ یاد رہے
تُو اپنے آپ ہی دیوار ہونے والا ہے

Scanned with CamScanner

جو اینٹ گارے کی بھٹی میں روز جلتا ہے
کھلونا دیکھ کے اس کا بھی دل مچلتا ہے

جہاں بھی سجدے کی خواہش میں دل مچلتا ہے
وہیں پہ پاؤں مرا زور سے پھسلتا ہے

محبتوں میں کوئی چال چل گیا اپنی
محبتوں میں کوئی ہاتھ بیٹھا مَلتا ہے

تمام فیصلے تیرے بدل یہ ڈالے گا
یہ وقت اپنا کہاں فیصلہ بدلتا ہے

زمیں پہ رزق مری جان ہو گیا زائد
گلی کے کُوڑے پہ پورا گھرانہ پلتا ہے

Scanned with CamScanner

ہر ایک جھوٹ کا سچ سے کوئی تعلق ہے
ہر ایک جھوٹ کے پردے سے سچ نکلتا ہے

اکڑ کے اس پہ نہ چل شہ کے جانشیں بیٹے
زمیں کا پیٹ ہر اک شخص کو نگلتا ہے

یہ کس کی دید اسے آج ہونے والی ہے
کہ آئینے میں ہی خود آئینہ سنورتا ہے

وہ ایک بار جو کھویا تھا بھیڑ میں بچہ
وہ اب بھی باپ کی انگلی پکڑ کے چلتا ہے

تمھارے شہر کی جب دھوپ تیز ہوتی ہے
تو میرے گاؤں کا موسم بھی جلنے لگتا ہے

وہ دور بیٹھی مجھے جب دہائی دیتی ہے
تو میرا اشک مری آنکھ میں چمکتا ہے

ہوائیں ساری ہی نوحہ کناں ہوئیں مل کے
کفن یہ کس کا کڑی دھوپ میں سلگتا ہے

Scanned with CamScanner

شور باہر کھڑا رہا تنہا
اور اندر کفن رہا تنہا

جس کو دیتا رہا دعا تنہا
وہ بھی دیتا رہا دغا تنہا

جب نہ کوئی عمل بھی چل پایا
قبر پر جل اٹھا دیا تنہا

ایک بارش تھی بھیگے اشکوں کی
ایک میں تھی مرا خدا تنہا

جس گھرانے میں کوئی شخص نہ تھا
وہ گھرانہ بھی ہو گیا تنہا

Scanned with CamScanner

بھوک کھاتا رہا مرا بچہ
درد سارا میں کھا گیا تنہا

میں تجھے چھوڑ کر ادھورا ہوں
میں ترے ساتھ بھی رہا تنہا

شور و غل میں جو دے گیا آنسو
وہ مری آنکھ سے بہا تنہا

آج تک ہے یزید کا حامی
جس نے سمجھی تھی کربلا تنہا

ایک گریہ تھا اس کی کشتی میں
پورا دریا وہ کھا گیا تنہا

پوری محفل نے کی تھیں تعریفیں
کر رہا تھا وہی گلہ ، تنہا

اس نے تاروں سے کچھ کہا ہی نہیں
چاند لکھتا رہا کتھا تنہا

Scanned with CamScanner

سچ کی تنویر سے نکل آیا
جھوٹ تعزیر سے نکل آیا

جنگ ہونے لگی جو حرفوں کی
لفظ تحریر سے نکل آیا

اک دھماکہ ہوا پسِ منظر
رنگ تصویر سے نکل آیا

نیند آنے لگی جو سُستی کو
خواب تعبیر سے نکل آیا

کیسی بنیاد میں اداسی ہے
نقش تعمیر سے نکل آیا

شہد کے دام ہو گئے زائد
شہد تاثیر سے نکل آیا

Scanned with CamScanner

اب مجھے دیر ہو نہیں سکتی
وقت تاخیر سے نکل آیا

رقص نے توڑ ڈالے رنج و الم
پاؤں زنجیر سے نکل آیا

اب میں روتی نہیں ہوں ہچکی سے
درد تشہیر سے نکل آیا

اوس ٹپکی یہ کیسی آنکھوں سے
پھول شمشیر سے نکل آیا

اب میں تقدیر کے حوالے ہوں
اب میں تدبیر سے نکل آیا

توڑا پنجرہ دعا کی طاقت نے
رنج تعزیر سے نکل آیا

دل مچلنے لگا ہے سجدے کو
اذن تکبیر سے نکل آیا

پانی نکلا جو میری آنکھوں سے
معنی تفسیر سے نکل آیا

Scanned with CamScanner

میں رقم دل کی حکایت کر گئی
چپ رہی پھر بھی شکایت کر گئی

مجھ کو گاؤں چھوڑ کر جانا پڑا
فیصلہ ساری پنچایت کر گئی

سرزمیں کو چھوڑ کر میں لٹ گئی
سر اکیلی میں ولایت کر گئی

اب مری جھولی میں خالی چھید ہیں
جو بھی تھا تیری عنایت کر گئی

پیاس ہی مجھ کو ملی جب جام میں
آنسوؤں پر میں قناعت کر گئی

Scanned with CamScanner

○

جان صدقے میں کروں یار کی مکاری پر
زخمِ دل دے کے چلا آیا عزاداری پر

اس نے پہنی بھی نہیں ہاتھ میں توڑی بھی نہیں
چوڑیاں جھوم اٹھیں ایسی طرفداری پر

میں تو پھر موت کی خواہش کے بھی قابل نہ رہی
رقم تدفین کی جب لگ گئی بیماری پر

میرا دل صاف ہوا اسکی طرف سے جب کا
اسکو بھی شک نہ رہا میری طرفداری پر

Scanned with CamScanner

میرے ہاتھوں میں مرے نام کے آنسو دھر کر
ہائے کیا ضرب لگائی میری خودداری پر

کونسا جرم کیا کس نے کسے کیا معلوم
تہمتیں لگتی رہیں ساری ہی زرداری پر

دونوں ہی سمت سے مل جاتے ہیں تمغے انکو
اب کوئی فرد نہیں لگتی ہے غداری پر

اب یہاں عشق میں مجنوں نہیں بنتا کوئی
نوجواں مرنے لگے اب کئی بیکاری پر

عادلِ شہر کے ہاتھوں کو ہوا کیا فالج
عصمتیں بکنے لگیں شہر میں ترکاری پر

بنا مرضی کے نکاحوں کو مقدس کہہ کر
تم سبھی فتوے لگا دیتے ہو بدکاری پر

مانگ کے کھاؤں مرے باپ میں روٹی تجھ سے
حرف آئے گا مرے یار کی خود داری پر

Scanned with CamScanner

وہ جو خنجر تھا خود کیسے کٹنے لگا
شہر ماچس تھا خود کیسے جلنے لگا

حادثے کا تو کوئی بھی امکاں نہ تھا
خوف سا دل میں کاہے کو پلنے لگا

برف جیسے پگھل جاتی ہے دھوپ میں
وہ مرے پیار میں یوں پگھلنے لگا

کرچیوں میں بھی اس کا جو چہرہ بنا
وہ مجھے توڑ کے ہاتھ ملنے لگا

جب اندھیرے میں ساتھی نے چھوڑا مجھے
میرا سایہ مرے ساتھ چلنے لگا

وہ جو پاگل تھا ایسا وہ پاگل ہوا
کام جو نہ تھے کرنے کے کرنے لگا

Scanned with CamScanner

سورج کو ہتھیلی پہ کہا اس نے اٹھا کر
کیا تجھ کو ملا مجھ کو محبت میں جلا کر

تُو بات اگر ہے تو مرے لب پہ رہا کر
تُو راز اگر ہے تو مرے دل پہ کھلا کر

چلتا ہے سدا دریا ہی کشتی کو اٹھا کر
چلتی نہیں کشتی کبھی دریا کو بٹھا کر

یہ ماں نے کہا لڑتی جھگڑتی سی بہو سے
تُو چاند اگر ہے تو مرے گھر میں ضیا کر

Scanned with CamScanner

ممکن ہے تری یاد سے سج جائے مرا گھر
رکھا ہے تری یاد کو کمرے میں سجا کر

کیا تم سے کہوں پھوٹا ہے یہ چشمہ کہاں سے
رونے لگا پتھر مجھے پتھر سا بنا کر

پردیس سے بیٹے نے جو بھیجی ہے کمائی
یہ ماں کو ملی آنکھ کی پونجی کو گنوا کر

میں نے کہا لوٹاؤ مرے پیار کے تحفے
وہ چلتا بنا ہاتھ میں سب درد تھما کر

جس نے نہ کبھی خاک سے بڑھ کر مجھے جانا
وہ رونے لگا مٹی کو مٹی میں ملا کر

کیوں روتا ہے دل میرا اسی شخص کی خاطر
جو روتا نہیں آنکھ سے آنسو کو بہا کر

میں نے جو کہا مارو مجھے ہاتھ سے اپنے
دے مارا مرے منہ پہ مرا ہاتھ گھما کر

Scanned with CamScanner

میں خاک ہوں پر خاک کو ہی بھول چکی ہوں
اے خاک نشیں اب تو مرے حق میں دعا کر

یہ کیسی سزا میرے مقدر نے لکھی ہے
میں بھول گئی خود کو ترا نام بھلا کر

اک رات کی حدت کے لیے مارنے والے
کیا تجھ کو ملا میرے نشیمن کو جلا کر

کچھ لوگ مرے شہر میں ایسے بھی گھسے ہیں
دیوار اٹھاتے ہیں جو دیوار گرا کر

Scanned with CamScanner

وفاداری نبھانا چاہتا ہے
وہ خود کو آزمانا چاہتا ہے

لبوں پر مجھ کو لانا چاہتا ہے
وہ میرے گیت گانا چاہتا ہے

رقیبوں کو جلانا چاہتا ہے
وہ میرے پاس آنا چاہتا

Scanned with CamScanner

وہ کر کے آئینہ آنکھوں کو اپنی
مجھے چہرہ دکھانا چاہتا ہے

ہنسی کے دام سستے ہو گئے ہیں
یہ دل آنسو کمانا چاہتا ہے

مصور ہے تُو شاعر تو نہیں ہے
جو اک منظر سہانا چاہتا ہے

غزل میری ہی وہ مجھ سے چرا کر
مجھی سے داد پانا چاہتا ہے

وہ واپس آ گیا ہے ، بیٹھ کر اب
تمھیں سب کچھ بتانا چاہتا ہے

وہ پھر سے دل چرا لایا کسی کا
وہ پھر سے دل لگانا چاہتا ہے

ہَوا جاتی ہے کوئے یار ، سو وہ
ہَوا میں گل کھلانا چاہتا ہے

Scanned with CamScanner

مری باری اجل سے مانگ کر وہ
مجھے پھر سے بچانا چاہتا ہے

تھکن کا مجھ کو وہ احساس دے کر
مرے پاؤں دبانا چاہتا ہے

مری آنکھیں دکھاوا کر رہی ہیں
یہ دل ، دل کو رلانا چاہتا ہے

شکاری اڑ نہیں سکتا مگر وہ
مرے سب پر جلانا چاہتا ہے

Scanned with CamScanner

کب کہا ہے تُو مری تقدیر ہو
کچھ تو لیکن حاصلِ تدبیر ہو

یاد کر لینا مجھے ہمدم مرے
خواب میں آنے میں گر تاخیر ہو

جس کی ہر تحریر ہی چوری ہوئی
تم اسی شاعر کی اک تحریر ہو

نیند سے جاگوں تو اسکو دیکھ لوں
اس طرح اک خواب کی تعبیر ہو

آنسوؤ! جاؤ اکیلا چھوڑ دو
اب نہ مجھ سے درد کی تشہیر ہو

Scanned with CamScanner

پھر کوئی تخریب کاری کر گیا
پھر سے میرے شہر کی تعمیر ہو

جس کے رتبوں کا سبب ہی میں بنی
کہہ رہا ہے باعثِ تحقیر ہو

جیب میں پیسہ نہ کوئی مرتبہ
کس طرح پھر شہر میں توقیر ہو

جب قلم لکھے کسی کے حکم سے
اس سے بہتر ، پاؤں میں زنجیر ہو

حرف اک جگنو سا مجھ کو دیجیے
کچھ تو میرے نطق میں تنویر ہو

اتنی لاشیں اس زمیں پر گر گئیں
اب نہ کوئی دوسرا کشمیر ہو

جو مریدوں کے لیے ہو معتبر
کوئی تو پیروں میں ایسا پیر ہو

Scanned with CamScanner

دونوں ہاتھوں میں اک دعا ہے تُو
دونوں ہونٹوں پہ التجا ہے تُو

آنکھ میں رہ کے ابتدا ہے تُو
آنکھ سے بہہ کے انتہا ہے تُو

دے کے بوسہ کہا مجھے ماں نے
میں وفا ہوں مری وفا ہے تُو

Scanned with CamScanner

کون دیکھے گا مجھ کو ننگے سر
میرے سر پہ پڑی ردا ہے تُو

تجھ کو گرنا نہیں بڑے ہو کر
اپنے ماں باپ کا عصا ہے تُو

کتنا خوشحال ہو گیا ہوں میں
جب سے آنگن میں آ گیا ہے تُو

میرے بستر میں چاند تارے ہیں
میرے پہلو میں سو رہا ہے تُو

خود کو صدقے کروں گا میں تجھ پر
میری چاہت مرا گلہ ہے تُو

میرے پاؤں میں موچ آئی ہے
اپنے پاؤں پہ چل رہا ہے تُو

میری خوشیاں سنبھال لے کوئی
خود ہی گر کر سنبھل گیا ہے تُو

Scanned with CamScanner

سانس لینا مجھے ضروری ہے
میرے حصے کی اب ہوا ہے تُو

بعد مدت کے میں ملی خود سے
بعد مدت کے ہی ملا ہے تُو

کوئی آندھی چلی نہ تیرے بعد
ہر دیے میں جلا دیا ہے تُو

تیری آنکھوں میں مت بہے دریا
بہتی آنکھوں کی التجا ہے تُو

کھو گیا ہوں میں بھیڑ میں اپنی
اور دنیا میں گم ہوا ہے تُو

Scanned with CamScanner

تیرگی کا سفر روشنی کا سفر
بیج سے ایک پوری کلی کا سفر

زندگی کا سفر آگہی کا سفر
ایک ٹوٹے ہوئے آدمی کا سفر

اپنے پیروں کے چھالوں پہ چلتے ہوئے
اپنے گھر کی طرف واپسی کا سفر

Scanned with CamScanner

ماند پڑتی گئی تیرگی راہ کی
آنکھ کرتی رہی روشنی کا سفر

سارے دلہن کے زیور پڑے رہ گئے
حسن کرتا رہا سادگی کا سفر

ایک مدت ہوئی خلد چھوڑے ہوئے
ختم ہوتا نہیں آدمی کا سفر

قافلے کو سماعت ملی ہی نہیں
شور کرتا رہا راگنی کا سفر

سب درختوں سے رانجھا لپٹتا رہا
ہیر کرتی رہی بانسری کا سفر

میرے سینے میں بیٹھا کہاں چین سے
درد کرتا رہا شاعری کا سفر

راستے میں انا چھوڑ آئی اسے
اس سے کب ہو سکا بے خودی کا سفر

Scanned with CamScanner

جس گلی سے گزر یار کا ہو گیا
خوشبوؤں نے کیا اس گلی کا سفر

جو بھی رستے میں آیا وہ سب کھا گیا
بھیڑیے نے کیا مفلسی کا سفر

ایک دل توڑ کر بھی سلامت رہو!
اتنا آساں نہیں دل لگی کا سفر!!

خضر و موسٰی کے رستے الگ ہو گئے
اک نبی سے ہوا نہ نبی کا سفر

آج تک یہ سفر بھی مکمل نہیں
زندگی نے کیا زندگی کا سفر

Scanned with CamScanner

ترا مسکرانا محبت سے پہلے
عبادت ہو جیسے عبادت سے پہلے

مری آنکھ سے آنکھ اس کی لڑی ہے
قیامت یہی ہے قیامت سے پہلے

یہ چوری یہ ڈاکے گنہ کی یہ لذت
گنہ تھے کسی کی کفالت سے پہلے

Scanned with CamScanner

یہ لفظِ ندامت اسی کا ہے تحفہ
جو نادم ہوا تھا ندامت سے پہلے

وہی نام لینے میں تاخیر کر دی
لکھا جو گیا تھا عبارت سے پہلے

لہو میرا مٹھی میں بھر کر وہ بولا
وضو کر چکا میں طہارت سے پہلے

کفن اوڑھ کر یوں مجھے لگ رہا ہے
میں زندہ نہیں تھی شہادت سے پہلے

مرے پاس تھا مال و رتبہ جہاں کا
سکوں ہی نہیں تھا تلاوت سے پہلے

مرے حالِ دل کو خدا پڑھ چکا تھا
مرے آنسوؤں کی سفارت سے پہلے

Scanned with CamScanner

گر نہ ہو بجلی تو ٹی وی داستاں بن جائے گا
خالی کمرہ پورے گھر کا امتحاں بن جائے گا

کاگ ہو جائے گا شائد دوست عام و خاص کا
چھت پہ انٹینا بھی جب وہم و گماں بن جائے گا

اب سلگتی آگ پر سب کو ملیں گی روٹیاں
بیویوں کی آرزوؤں کا دھواں بن جائے گا

سارے شوہر ہی سنیں گے بیویوں کی داستاں
گویا ہر گھر ہی محبت کا جہاں بن جائے گا

گر زمیں بوسی کا ٹی وی نے کبھی سوچا بھی تو
ہر کوئی اپنے ہی گھر میں آسماں بن جائے گا

صرف سننے کے لئے بس بات ہی رہ جائے گی
ریڈیو پھر سے زمانے کی زباں بن جائے گا

بھول کر بھی سوچنا مت دَور ایسا آئے گا
دَور ایسا آ گیا تو امتحاں بن جائے گا

Scanned with CamScanner

ہے شکوہ پیاس کو گر تشنگی کا
کرے دشمن گلہ بھی دشمنی کا

میں کاسہ ہوں مجھے تُو ہاتھ دے دے
مزہ آتا نہیں ہے بے کسی کا

جسے میں نے عدو سے بڑھ کے سمجھا
اسی نے حق جتایا دوستی کا

Scanned with CamScanner

جو جگنو کا، دیے کا، چاند کا ہے
وہی رشتہ ہے مجھ سے تیرگی کا

مرا یہ دل تو مردہ ہو گیا ہے
مجھے پھر شوق ہے کیوں شاعری کا

میں سب رنگوں سے کچھ الفاظ لے کر
قصیدہ لکھ رہی ہوں شاعری کا

بھرے تھے زخم جو کھلنے لگے ہیں
مزہ آنے لگا ہے دل لگی کا

ان آنکھوں سے تکبر سب گرا دے
میں سجدہ کر رہی ہوں عاجزی کا

Scanned with CamScanner

پیار دیتا تُو وقت سے پہلے
یار دیتا تُو وقت سے پہلے

تُو قلمکار تھا خدا تو نہ تھا
مار دیتا تُو وقت سے پہلے

اب تو پہیے لگے ہیں پیروں کو
کار دیتا تُو وقت سے پہلے

اب ہیں کاندھے یہ ناتواں دونوں
یار دیتا تُو وقت سے پہلے

تیرا مقصد جو جوڑنا ہوتا
تار دیتا تُو وقت سے پہلے

Scanned with CamScanner

میں مہکنے پہ اب مقرر ہوں
خار دیتا تُو وقت سے پہلے

اب یہ گردن کٹی کٹائی ہے
دار دیتا تُو وقت سے پہلے

میں مکانوں کی ہو گئی عادی
غار دیتا تُو وقت سے پہلے

سوچتی ہوں کہ جل بھی سکتی ہوں
نار دیتا تُو وقت سے پہلے

جان ہوتی نہ گر تجھے پیاری
وار دیتا تُو وقت سے پہلے

گر مری جیت ہی یقینی تھی
ہار دیتا تُو وقت سے پہلے

Scanned with CamScanner

ہجر و فراقِ زیست کا ساماں بنا دیا
تُو نے تو میرے گھر کو ہی زنداں بنا دیا

دل میں سوائے حسرت و غم کے نہیں ہے کچھ
تُو نے تو میری زیست کو ارماں بنا دیا

میں نے بھی اپنے پیار کو رکھا عزیزِ جاں
تُو نے بھی اپنے پیار کو احساں بنا دیا

Scanned with CamScanner

قبلے کی سمت ہو کے نمازیں نہ پڑھ سکے
بت خانے کو ہی حاصلِ ایماں بنا دیا

پتھر سی بن گئی تھی میں تیرے فراق میں
تیرے وصال نے مجھے انساں بنا دیا

کیا نام تجھ کو دوں کہ ترے ہی وجود نے
رکھا جہاں پہ پاؤں گلستاں بنا دیا

حسرت سے پھر میں اس کی طرف دیکھنے لگی
تُو نے مرے رقیب کو درباں بنا دیا

میرے خدا میں شکر ترا کس طرح کروں
مشتِ غبار تھی مجھے انساں بنا دیا

Scanned with CamScanner

اے گردشِ ایام ذرا دیر ٹھہر جا
پیتی ہوں کوئی جام ذرا دیر ٹھہر جا

اے موت گھڑی بھر کی اجازت مجھے دے دے
کرنا ہے کوئی کام ذرا دیر ٹھہر جا

وہ دیکھ بڑی دور سے آیا ہے دوانہ
لیتا ہے مرا نام ذرا دیر ٹھہر جا

اس شام مجھے ملنے کا وعدہ ہے کسی کا
اس واسطے اے شام ذرا دیر ٹھہر جا

میں اپنی فضا کا ذرا منظر بھی تو دیکھوں
مچنے کو ہے کہرام ذرا دیر ٹھہر جا

Scanned with CamScanner

ذرا سی دیر میں دنیا مری بدل جائے
جو میرے دل میں تری روشنی مچل جائے

تمام دل ہی نچوڑا ہے میری آنکھوں نے
یہ میرا دل نہ کہیں آنسوؤں میں ڈھل جائے

وہ چھوٹا بچہ جسے بھوک نے ستایا ہے
وہ چھوٹا بچہ مرے پیار سے بہل جائے

خدا کا کرنا برا وقت آ گیا مجھ پر
خدا کرے کہ برا وقت مجھ سے ٹل جائے

ابھی بھی ہاتھ سے کچھ بھی نہیں گیا اس کے
ابھی بھی وقت ہے شائد کہ وہ سنبھل جائے

اڑی جو خوشبو تو اب دل میں ایک خدشہ ہے
مرا یہ پھول بھی آ کر نہ وہ مسل جائے

وہ بچپنا تو نہیں ہے مگر تمنّ پھر بھی
کھلونا دیکھ کے میرا بھی دل مچل جائے

Scanned with CamScanner

دل کے دریا میں کسی چاند کی مسکان نہیں
شام کے بعد سحر ہونے کا امکان نہیں

میری کشتی کو حوادث سے بچانے کے لیے
کودا پانی میں وہ جس سے کوئی پہچان نہیں

میں نے ہر زخم کے بدلے میں دعا ہی دی ہے
میں کٹہرے میں جو چپ ہوں تو یہ احسان نہیں

اپنی منزل کو لٹیروں سے بچا کر چلنا
راہ میں لوٹنے والوں کا تو امکان نہیں

کوئی آنکھوں میں لکھے درد کو پڑھ لیتا ہے
اور وہ شخص کہ وعدوں کی بھی پہچان نہیں

میں اگر وعدہ کروں گی تو نبھاؤں گی اسے
گرچہ دنیا کے رواجوں سے میں انجان نہیں

Scanned with CamScanner

ہر نئے روز نئے اپنے جو نقصاں ہوں گے
ہم ترے واسطے پھر کیسے پریشاں ہوں گے

زندہ رہنے کے لیے غم سے نبھانا ہو گا
بعد مرنے کے کوئی اور ہی ساماں ہوں گے

رونقِ بزم ہیں ، رونق سے الجھنا کیسا
ہم نہ ہوں گے تو یہاں صرف بیاباں ہوں گے

پھول گر ہیں تو نگہبانی کا حق حاصل ہے
نہ ہوئے پھول تو ہم کس کے نگہباں ہوں گے

خاک کے پُتلے ہی اٹھ جائیں گے جب دنیا سے
خاک پھر تُو ہی بتا کون سے حیواں ہوں گے

Scanned with CamScanner

جب سے کسی نے شعر کو نذرانہ کر دیا
ہم نے ہر ایک شخص کو دیوانہ کر دیا

آنکھوں کو اس کا چہرہ تلک بھی نہیں ہے یاد
دل نے مجھے تو مجھ سے ہی انجانا کر دیا

کیسا تمھارے پیار نے یہ کر دیا ہے حال
مجھ کو ہی میرے حال سے بیگانہ کر دیا

اک جرمِ زندگی کی سزا اس قدر ملی
سانسوں نے سانس سانس کو جرمانہ کر دیا

جلوے تمھاری یاد کے آتے تھے اس قدر
ہم نے تمھارا عرس ہی ماہانہ کر دیا

آنکھوں سے تیری یاد کے آنسو برس پڑے
دل کو تری شراب کا پیمانہ کر دیا

Scanned with CamScanner

ستم کے بابوں میں دفن کرنا
مجھے خرابوں میں دفن کرنا

میں پیتے پیتے ہی مر گئی تھی
مجھے شرابوں میں دفن کرنا

نہیں ہے تعبیر میری ممکن
مجھے تو خوابوں میں دفن کرنا

عذاب سہنا ہے میری عادت
مجھے عذابوں میں دفن کرنا

میں پیار کی ہوں عجب کہانی
مجھے چنابوں میں دفن کرنا

میں بوڑھی ہو کر مری ہوں لیکن
مجھے شبابوں میں دفن کرنا

میں لاش ہوں ایک پھول کی تم
مجھے کتابوں میں دفن کرنا

Scanned with CamScanner

طاق پر تم دیکھنا باقی دیا رہ جائے گا
مٹ کے رہ جائے گا سب کچھ بس خدا رہ جائے گا

دیر تک ماتم رہے گا اس زمیں پر میرے بعد
دل مرا غم میں مثالِ کربلا رہ جائے گا

پانیوں کی لہر ہر شے ہی مٹا دے گی یہاں
نام تیرا ریت پر لیکن لکھا رہ جائے گا

تیرے میرے پیار کے قصے سنیں گے لوگ یاں
تیرا میرا پیار بن کر واقعہ رہ جائے گا

تیرے ہی دم سے رواں ہے اس جہاں کا کارواں
تُو نہ ہو گا تو یہاں پھر کیا بھلا رہ جائے گا

با وفا جلتا رہے گا ، بے وفا بجھ جائے گا
"جس دیے میں جان ہو گی وہ دیا رہ جائے گا"

Scanned with CamScanner

تمھارے ہجر میں جب سوگوار ہونا تھا
تو ایک بار نہیں بار بار ہونا تھا

ابھی سے لکھ دی مجھے چھٹی میرے ٹیچر نے
ابھی تو مجھ کو بہت سا بخار ہونا تھا

جنوں کی آخری سرحد کو پار کر لیتی
مجھے تو عشق بھی دیوانہ وار ہونا تھا

ابھی سے میرا یقین آ گیا تجھے ساتھی
ابھی تو مجھ کو بڑا اشکبار ہونا تھا

جو چار دن کا تماشہ تھی زندگی میری
تو چار دن ہی ترا انتظار ہونا تھا

میں روبرو ہوں ندامت سے سر جھکائے ہوئے
تمھارے آگے مجھے شرمسار ہونا تھا

Scanned with CamScanner

ہے کچھ بھی نہیں اس میں روانی کے علاوہ
کیا تم سے کہوں اپنی کہانی کے علاوہ

اس شوخ سراپے میں کوئی بات نہیں ہے
شوخی کے یا پھر شوخ بیانی کے علاوہ

اک بات جو لکھنا تھی وہ لکھی نہیں تم نے
اک بات کہانی میں کہانی کے علاوہ

ہر شے کی اسے پیاس بہت تیز لگی ہے
وہ پی گیا ہر چیز ہی پانی کے علاوہ

پہنچے جو بڑھاپے میں تو احساس ہوا یہ
جیون میں نہیں کچھ بھی جوانی کے علاوہ

دربار میں کچھ خاص کنیزیں تھیں ، بہت خاص
راجہ کو جو محبوب تھیں رانی کے علاوہ

Scanned with CamScanner

وہ اگر روٹھ کر بھی جاتا ہے
جب بلاؤ تو لوٹ آتا ہے

بات بے بات رونے لگتا ہے
بات بے بات مسکراتا ہے

میں اگر اس سے روٹھ جاتی ہوں
جوڑ کر ہاتھ وہ مناتا ہے

Scanned with CamScanner

اس کو آتے ہیں داؤ پیچ سبھی
جس کو چاہے اسے گراتا ہے

ساری قدرت ہے اس میں اللہ کی
جو گرے وہ اسے اٹھاتا ہے

کوہساروں کو اس نے کیل کیا
بادلوں کو وہی اڑاتا ہے

یہ تو دستور ہے زمانے کا
جس کا کھاتا ہے اس کا گاتا ہے

لوٹ آتا ہے وقت گزرا ہوا
عشق جب معجزے دکھاتا ہے

Scanned with CamScanner

ان کو کہتے ہو تم نہانے کو
وہ جو ترسے ہیں آشیانے کو

تیری چوکھٹ پہ آ گئی لیکن
دل نہ مانا صدا لگانے کو

آگ جس نے لگائی سینے میں
آگ لگ جائے اس زمانے کو

Scanned with CamScanner

ہاتھ سے یوں خدا نہیں جاتا
وقت لگتا ہے بت بنانے کو

چند نعتیں حضورؐ کی لکھ کر
نیک نامی چلے کمانے کو

درد جب حد سے بڑھ گیا میرا
زخم آئے مجھے دبانے کو

تیری نظروں کے تیر پر ہم تھے
ہم نہ سمجھے ترے نشانے کو

ہارنے پر انا نہیں راضی
دل تو کہتا ہے مات کھانے کو

ان کے حصے کا اوس روتی ہے
پھول کھلتے ہیں مسکرانے کو

ٹیس اٹھتی ہے جسم کے اندر
زخم ہوتے ہیں سب چھپانے کو

Scanned with CamScanner

ریت بولی یہ مجھ سے ، لہروں سے
نام لکھتے نہیں مٹانے کو

تیز بارش میں آنکھ سوکھی ہے
دھوپ دل میں نہیں جلانے کو

سارے وعدے ہی جل کے راکھ ہوئے
کون آیا وفا نبھانے کو

میں نے گل کو جو توڑنا چاہا
آئی تتلی مجھے بھگانے کو

Scanned with CamScanner

○

گرچہ برسوں سے دل رلاتا ہے
مجھ کو کافی ترا دلاسہ ہے

اشک کیوں آنکھ سے بہاتا ہے
دل مرا غم میں ڈوب جاتا ہے

وہ نہ آئے نہ آئیں گے ملنے
گھر کو تُو کس لیے سجاتا ہے

Scanned with CamScanner

ہر کوئی ہی گواہ رکھتا ہے
سارے سچے ہیں کیا تماشا ہے

جس کو دیکھو غریب ہے صاحب
سب کے ہاتھوں میں خالی کاسہ ہے

سخت سردی میں جائے گا تُو کہاں
اپنا گھر کس لیے گراتا ہے

ایسا رستہ کہ جس میں کانٹے ہیں
اس کو پلکوں سے کیوں سجاتا ہے

جس گلی میں ترا نہیں کوئی
کیوں وہاں پر تُو آتا جاتا ہے

Scanned with CamScanner

یہ کس کے ہاتھ لگتے جا رہے ہیں
سبھی کے بل نکلتے جا رہے ہیں

ہوائے مشرکانہ چل رہی ہے
سبھی آنچل سرکتے جا رہے ہیں

یہ کس کو سارا پانی مل رہا ہے
سبھی بچے بلکتے جا رہے ہیں

Scanned with CamScanner

نجانے گال پر ہے شہد کیسا
سبھی آنسو چپکتے جا رہے ہیں

یہ کس نے خوشبوئیں لمحوں میں بھر دیں
سبھی لمحے مہکتے جا رہے ہیں

یہ کس کی انگلیوں نے ساز چھیڑا
سبھی بلبل چہکتے جا رہے ہیں

شرابیں ان میں الٹی ہو رہی ہیں
کہ میخانے بہکتے جا رہے ہیں

کسی نے حوصلہ ایسا دیا ہے
ترے غم سے نمٹتے جا رہے ہیں

یہ کس کی آگ میں بوندیں جلی ہیں
سبھی سینے سلگتے جا رہے ہیں

ذرا سا ہاتھ سے پیسہ گیا کیا
سبھی لہجے بدلتے جا رہے ہیں

Scanned with CamScanner

نجانے کس نے میرا دل نچوڑا
سبھی آنسو نچڑتے جا رہے ہیں

سبھی تاجر مویشی لے گئے ہیں
سبھی شاعر اجڑتے جا رہے ہیں

نشانہ کس نے میرا فن بنایا
مرے بچے سمجھتے جا رہے ہیں

پرکھ میری پہ جو پورا نہ اترے
وہی مجھ کو پرکھتے جا رہے ہیں

نہیں ہے ساز یا آواز کوئی
مگر پاؤں تھرکتے جا رہے ہیں

یہ کس نے مجھ کو زندہ کر دیا ہے
مرے گیسو سنورتے جا رہے ہیں

جنھوں نے چادریں سر سے اتاریں
وہ سر پر ہاتھ رکھتے جا رہے ہیں

Scanned with CamScanner

یہ کیسا سوز ہے ماتم ہے کیسا
یہ کیسے ساز بجتے جا رہے ہیں

یہ کیسی خوشبوؤں نے بو بکھیری
گلوں کے دم نکلتے جا رہے ہیں

یہ کس کو پیاس پانی کی لگی ہے
سبھی دریا اچھلتے جا رہے ہیں

اٹھا کر سر جنھیں لیڈر بنایا
وہ سارے سر کچلتے جا رہے ہیں

ہوا میں پاؤں جو رکھے تھے میں نے
کسی دلدل میں دھنستے جا رہے ہیں

مجھے اڑنا سکھانے آئے تھے جو
وہ میرے پر کترتے جا رہے ہیں

Scanned with CamScanner

تُو بھی آ ، آ کر مجھے برباد کر
اپنے دل کو اس خوشی سے شاد کر

ڈھونڈ کر اپنے لیے ساتھی کوئی
اس جہاں میں اک جہاں آباد کر

ہجر دے آئی ہوں میں بھی اب تجھے
شور و گریہ کر یا اب فریاد کر

آہ و زاری اب تجھے زیبا نہیں
تُو مجھے میری طرح اب یاد کر

مجھ سے آگے سب سبق یہ پڑھ چکا
طفلِ مکتب کو مرا استاد کر

میں تری روداد پڑھنے آؤں گی
زیست کو پہلے ذرا روداد کر

Scanned with CamScanner

کبھی تو آ کے سنو میرے خواب بینوں کو
کبھی تو چھوڑ دو اپنی سبھی مشینوں کو

کوئی بھی بن نہ سکا کام جب تدبر سے
وہ پیٹنے لگے غم سے بھری جبینوں کو

یہ کیسا زہر سا بھرنے لگا ہے فصلوں میں
یہ کس نے پانی لگایا مری زمینوں کو

یہ کیسے اشک سے بھرنے لگے ہیں آنکھوں میں
ڈبویا کس نے مرے درد کے سفینوں کو

یہ کیسے گال کے تل تھے جو بن گئے چھالے
نظر یہ کس کی لگی ساری مہ جبینوں کو

چرا کے شعر کسی کے جو داد پاتے ہیں
کوئی جھنجھوڑ کے رکھ دے اب ان کمینوں کو

Scanned with CamScanner

یہ میرے لفظ مرے درد کی گواہی ہیں
مجھے سنبھال کے رکھنا ہے ان نگینوں کو

دھواں یہ کیسا نکلتا ہے سب کی آنکھوں سے
یہ کس نے آگ لگائی ہے سارے سینوں کو

تمام بہوؤں نے مل کر اودھم مچایا ہے
ترس رہی ہے ہر اک ساس ہی قرینوں کو

اٹھا کے کرچیاں پھر سے انھیں بنایا ہے
کوئی نہ توڑ دے پھر میرے آبگینوں کو

نظر سے دور ہے پھر بھی نظر وہ آتا ہے
یہ میری آنکھ لگی کیسی دوربینوں کو

میں آنکھ سے انھیں باہر ہی کرنے والی تھی
کرایہ کس نے تھمایا مرے مکینوں کو

جو میں نہیں ہوں تو منزل انھیں ملے گی نہیں؟
کوئی تو آ کے سنبھالے گا ہم نشینوں کو

Scanned with CamScanner

دیا جلا کے اندھیروں میں روشنی کر لی
مہ و نجوم نے جب مجھ سے بے رخی کر لی

حسد کی آگ میں جلتے ہیں میری عمر کے لوگ
سو میں نے اپنے سے چھوٹوں سے دوستی کر لی

میں جانتی تھی زمانہ کرے گا قتل انھیں
سو میرے جذبوں نے چپ چاپ خودکشی کر لی

گئی ہے ہاتھ سے میرے وہ سلطنت گھر کی
مرے مجازی خدا نے بھی دوسری کر لی

سمندروں کی ضرورت اضافی لگتی ہے
جہانِ چشم نے پیدا بڑی نمی کر لی

مجھے زمانے سے شکوے بہت رہے ہیں منالؔ
کچھ اور کر نہ سکی جب تو شاعری کر لی

Scanned with CamScanner

○

نہ ہوتی شمع روشن گر تو پروانے کہاں جاتے
نہ ان کی دلربا ہوتی تو دیوانے کہاں جاتے

کِیا شکوہ جو اپنوں کا تو مجھ سے غیر یہ بولے
کوئی اپنا اگر ہوتا تو بیگانے کہاں جاتے

مری مَیں اپنے اندر ہی رہی ، مَیں اپنے اندر ہی
تو میری لاش کو یہ لوگ دفنانے کہاں جاتے

Scanned with CamScanner

مرا قاتل یہ بولا ہے مرے ہی خون کو دھو کر
نہیں گر ہاتھ یہ ہوتے تو دستانے کہاں جاتے

دلوں کا درد کہنے کو نہ گر کوئی چارہ گر ہوتا
دلِ مضطر کو پھر یہ لوگ بہلانے کہاں جاتے

یہ موتی سیپ سے بولے سمندر دیکھ کر گہرا
نہ ہوتے گر تمھارے پاس تو جانے کہاں جاتے

حیا سے بھی حیا آئی تو دل یہ سوچ کر سہما
نہ ہوتے تم اگر موجود ، شرمانے کہاں جاتے

پلا کر جام آنکھوں سے وہ ساقی سے یہ کہتے ہیں
نہ ہوتا جام گر ایسا تو میخانے کہاں جاتے

Scanned with CamScanner

جن کی آنکھوں میں خواب ہوتے ہیں
ان رخوں پر شباب ہوتے ہیں

راکھ کرتے ہیں چاند سے چہرے
جلتے آنسو عذاب ہوتے ہیں

پڑھنے والوں کا قحط ہے ورنہ
سارے چہرے کتاب ہوتے ہیں

خار ہوتے ہیں سب کی ٹہنی پر
سارے مذہب گلاب ہوتے ہیں

جو مخاطب سے بس کریں تُو تُو
وہ بھی عزت مآب ہوتے ہیں

وہ جو پڑھتے نہیں سبق کوئی
ان کے چہرے نصاب ہوتے ہیں

Scanned with CamScanner

مجھ کو تیرا اگر یقیں ہوتا
سلسلہ پیار کا یہیں ہوتا

بھیڑ ہو پر نہ ہو کوئی ہمدم
حق تو ایسے ادا نہیں ہوتا

تجھ کو دیتا امانتیں تیری
میں جو تیرا اگر امیں ہوتا

پیار کھلتا ترے بھی آنگن میں
میں جو گھر میں ترے مکیں ہوتا

مجھ کو تُو بھی سنوارنے آتا
میں جو اجڑی ہوئی زمیں ہوتا

کوئی ہوتی نہ جنگ بستی میں
میں اگر تیرا جانشیں ہوتا

تیری نظریں نہ مجھ سے ہٹ پاتیں
میرا چہرہ اگر حسیں ہوتا

Scanned with CamScanner

بن کے فقیر میں ترے در پر صدا کروں
جب عشق کر لیا ہے تو پھر اور کیا کروں

تسلیم کر لیا ہے کہ تُو ہے خدائے حسن
تیرے لیے نمازِ محبت ادا کروں

تو شہر شہر گھوم رہا ہے مرے بغیر
تو پھر بھی چاہتا ہے میں تجھ سے وفا کروں

Scanned with CamScanner

کاغذ قلم دوات میسر ہوں رات دن
ہو مجھ کو اختیار تو ہر دم لکھا کروں

تُو چاہتا ہے آج تجھے بھول جاؤں میں
ممکن نہیں کہ خود کو میں خود سے جدا کروں

میں بزم بزم گھوم رہی ہوں اسی لیے
مل جائے تُو کہیں تو میں تجھ سے گلہ کروں

کرنا پڑے گا ایک دن اپنا ہی سامنا
میں جانتی ہوں دل کو اگر آئینہ کروں

پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہو گیا خدا
جس شخص کو بھی ناؤ کا میں ناخدا کروں

Scanned with CamScanner

پھولوں کو کتابوں میں سجانے کے لیے آ
بچھڑوں کو نئے خواب دکھانے کے لیے آ

در کھول کے بیٹھی ہے وہ دن بھر کی تھکی ہے
پگلی کو تُو نیند اس کی تھمانے کے لیے آ

دیتی ہے یہی تم کو صدائیں مری وحشت
"تُو مجھ سے خفا ہے تو زمانے کے لیے آ"

Scanned with CamScanner

کیا دادِ سخن تجھ کو فرشتوں نے بھی دی ہے
رودادِ لحد ہم کو سنانے کے لیے آ

صدمے یہ جدائی کے ستاتے ہیں شب و روز
تو اشک مرے مجھ سے چرانے کے لیے آ

لا توڑ کے تارے تُو مرے واسطے شب کے
آنکھوں میں مری چاند سجانے کے لیے آ

کیا کیا نہ یقیں میں نے کیے پیار میں تیرے
تُو میری خوشی مجھ کو دلانے کے لیے آ

دیوانے سے پھرتے ہیں جو سنتے تھے ترے شعر
دیوانوں کو شعر اپنے سنانے کے لیے آ

Scanned with CamScanner

کہا یہ کس نے مرے ساتھ تیرگی ہو گی
تمھارے ہوتے مرے دل میں روشنی ہو گی

حضور آپ سے کیسا گلہ ، شکایت کیا
رہے نہ آپ تو پھر کس سے دوستی ہو گی

یہ بے بسی بھی عجب بے بسی سی لگتی ہے
جو میں رہی نہ تو پھر کیسی بے بسی ہو گی

تمھارے بعد طبیعت بجھی بجھی سی ہے
تمھارے ساتھ طبیعت میں تازگی ہو گی

تمھاری بات اگر ہے تو حرفِ آخر ہے
ہماری بات اگر ہے تو ثانوی ہو گی

Scanned with CamScanner

کہوں میں کیا جو اگر مڑ کے باغ میں آئی
تمھاری ذات کی خوشبو سے عاشقی ہو گی

تمھارا چہرہ تصور میں پھر سے آیا ہے
سو آج پھر سے مری جان شاعری ہو گی

محبتوں میں عجب وسوسے اٹھے دل میں
جو تُو ملا نہ تو پھر کیسی زندگی ہو گی

کہا یہ پھول نے خوشبو سے زخم کھاتے ہوئے
بتاؤ کس طرح کانٹوں سے دوستی ہو گی

تمھارے بعد یہ برسے گی ٹوٹ کر بارش
تمھارے بعد مری آنکھ میں نمی ہو گی

ہمارے بعد بھی گلشن رہے گا ایسا ہی
کھلیں گے پھول بھی ، پھولوں میں تازگی ہو گی

میں سن نہ پائی تو یہ بھی مری خطا ہے ثمنؔ
پر اس نے جاتے ہوئے بات کوئی کی ہو گی

Scanned with CamScanner

ہُوا وہ مہرباں ہم سے نہ پوچھو
ملی غم کو زباں ہم سے نہ پوچھو

محبت کی کہانی بیچنے کو
یہ کیوں کھولی دکاں ہم سے نہ پوچھو

فقط اک رب کا پردہ ہی تھا ہم پر
ہوا کیسے عیاں ہم سے نہ پوچھو

Scanned with CamScanner

تمھاری یاد میں جو دل میں آئے
وہ سب وہم و گماں ہم سے نہ پوچھو

تمھارے خواب یوں آنکھوں سے نکلے
گئے آنسو کہاں ہم سے نہ پوچھو

وہ ہم کو خود ہی اونچا کر گئے ہیں
وجودِ دشمناں ہم سے نہ پوچھو

بہاریں لے کے آئے جو چمن میں
ملی ان کو خزاں ہم سے نہ پوچھو

ذرا سا بوجھ کشتی کو ہمارا
لگا کوہِ گراں ہم سے نہ پوچھو

Scanned with CamScanner

تیری مے میں میرے ساقی جو کوئی خمار ہوتا
میں نشے میں ڈوب جاتی ، ترا انتظار ہوتا

تُو جدا نہ ہوتا مجھ سے مرے ساتھ ساتھ رہتا
جو تُو مجھ سے پیار کرتا ، مرا غمگسار ہوتا

یہ شمار میں نہ آتے کوئی کر نہ پاتا گنتی
میری جان آنسوؤں کا جو کوئی شمار ہوتا

میں جہان ہار بیٹھی تری اک نگہ کے بدلے
میں کسی سے ہارتی کیوں جو تُو میرا یار ہوتا

Scanned with CamScanner

میں اجل کو مار دیتی جو وہ تجھ کو لینے آتی
جو اجل کی زندگی پہ مجھے اختیار ہوتا

نہ کسی بھی مول بکتی سرِ رہگزارِ ہستی
جو نگاہ تیری پڑتی جو تُو دعویدار ہوتا

مجھے ہر کسی نے لوٹا ، کوئی چور ہو یا منصف
کوئی کیسے وار کرتا جو تُو پہریدار ہوتا

وہ ترے گنہ تھے سارے جنھیں میں نے اپنا مانا
میری آنکھ کیسے جھکتی جو تو شرمسار ہوتا

تُو جو آنکھ سے بہاتا میرے غم کو چپکے چپکے
تو رِہا مَیں غم سے ہوتی مرا غم فرار ہوتا

کوئی دائرہ نہ بنتا میرے گرد رنج و غم کا
جو تری دعا کا مجھ کو مری ماں حصار ہوتا

Scanned with CamScanner

حصہ نظم

Scanned with CamScanner

اپنے مرحوم بھتیجے عباس منوّر کی یاد میں

کہنے کو بہت دور ہے عباس منور
آنکھوں کا مری نور ہے عباس منور

ہیرے تھے جڑے تجھ میں تو سونے سے بنا تھا
یہ لوگوں میں مشہور ہے عباس منور

ماں باپ ترے تجھ سے لپٹ کر نہیں روئے
تُو جب سے گیا وہ نہ کبھی چین سے سوئے

شائد تری خوشبو ہی تجھے موڑ دے واپس
راحت نے ابھی تک ترے کپڑے نہیں دھوئے

Scanned with CamScanner

جس گھر میں تری حور ہے عباس منور
اس گھر سے تُو مفرور ہے عباس منور

سورج کی کرن ریت کے ساحل سی ہوئی ہے
پگلی تو تری یاد میں پاگل سی ہوئی ہے

بہنوں کا تو مت پوچھ ترے درد کی تسبیح
ان کی تو رگِ جان میں شامل سی ہوئی ہے

دل چلنے پہ مامور ہے عباس منور
سچ پوچھو تو معذور ہے عباس منور

راحت کو تری عید کی راحت نہیں کوئی
اب اس کو کسی بات کی چاہت نہیں کوئی

کمرہ وہ ترا جس سے تُو مانوس بہت تھا
اس میں بھی ترے لمس کی آہٹ نہیں کوئی

دل درد سے رنجور ہے عباس منور
کوئی کہاں مسرور ہے عباس منور

Scanned with CamScanner

دونوں ترے بھائیوں کو تری چاہ بہت تھی
آباد ترے دم سے ہر اک راہ بہت تھی

ہر شخص تری یاد میں دیوانہ ہوا ہے
تجھ کو بھی تو ہر شخص کی پرواہ بہت تھی

دل درد کا مزدور ہے عباس منور
چپ رہنے پہ مجبور ہے عباس منور

میں تجھ کو بھلاؤں نہ ترا پیار بھلاؤں
جو تجھ سے کِیا مل کے وہ اقرار نبھاؤں

وہ گھر جو ترے جانے سے معذور ہوا ہے
اس گھر کو کسی نور کا دیدار کراؤں

رب کو یہی منظور ہے عباس منور
دنیا کا یہ دستور ہے عباس منور

Scanned with CamScanner

احسان شاہد کے لیے ایک نظم

وہ احسان کر کے جتاتا نہیں ہے
سمندر کناروں تک آتا نہیں ہے

نہیں مانگتا وہ کبھی کچھ کسی سے
گداگر وہ خود کو بناتا نہیں ہے

وہ ہو جس میں کردار سارا اسی کا
وہ قصہ کسی کو سناتا نہیں ہے

بہت زخم کھاتا ہے سینے پہ اپنے
زمانے کو لیکن دکھاتا نہیں ہے

یقین اس کا پختہ ہے اپنے خدا پر
کسی اور سے لَو لگاتا نہیں ہے

Scanned with CamScanner

یتیمی کا دکھ اس نے جھیلا ہے لیکن
وہ محرومی اپنی دکھاتا نہیں ہے

بشر کی پرکھ میں اسے ہے مہارت
کبھی کھوٹے سکّے کماتا نہیں ہے

وہ شفاف ہے آئینے کی طرح سے
کسی سے وہ کچھ بھی چھپاتا نہیں ہے

خوشی سے وہ ملتا ہے ہر آدمی سے
کسی سے بھی آنکھیں چراتا نہیں ہے

منالؔ اس کے سب دوست کہتے ہیں یہ بات
کہ احسان ، احساں جتاتا نہیں ہے

Scanned with CamScanner

تجلی

تجلی آسماں سے پوچھتی ہے
گروں بجلی کی صورت میں کسی پر

یہ پگلا آسماں کہتا ہے اس سے
تو مجھ پر گر کے پورا شوق کر لے

ابھی تو میں تجھے تھامے ہوئے ہوں
زمیں والے تمھارے منتظر ہیں

تری تو تاب مَیں بھی سہ نہ پاؤں
زمیں والے تو بالکل بے اماں ہیں
تری پرواہ ہے بس تیرے مکیں کو

مکیں تجھ سے اندھیرا مانگتا ہے
کہ تیرا نور اس کو کاٹتا ہے

گرا اپنی تجلی اس مکیں پر
اندھیرے ہم سفر کر مہ جبیں کے

Scanned with CamScanner

مقصد

جن گناہوں کی پردہ پوشی میں
منصفِ اعلیٰ تک ملوث ہوں

ان گناہوں کو درج کون کرے
حق بیانی کا جرم کون کرے

یہ کسی کو تو کام کرنا ہے
سچ کسی کو تو عام کرنا ہے

کیوں نہ یہ کام میں ہی کر جاؤں
پھر میں زندہ رہوں کہ مر جاؤں

Scanned with CamScanner

قلم

رنج و الم کے بیجوں سے بھری ہیں آنکھیں
زندگی درد کی جاگیر نظر آتی ہے

نیم کے پیڑ سی تلخی ہے مرے لہجے میں
جھاڑیوں نے میری سانسوں کو جکڑ رکھا ہے

میرے سینے میں کہیں تھور کا پودا ہے اگا
میری ہر ایک دعا خار اگا دیتی ہے

میرے پیروں سے لپٹ جاتی ہے بنجر دھرتی
جسم کو کانٹوں کی وحشت بھی سزا دیتی ہے

ہاتھ میں میرے یہ کیکر کا قلم آیا ہے
اس پہ انگور کو چڑھنے کی سزا ملتی ہے

Scanned with CamScanner

رمضان

یہ مہینہ ہے عظمتوں والا
اس مہینے میں جو منافق ہے
وہ مسلمان ہو نہیں سکتا

چاہے رمضان میں وہ جیتا ہو
اس کا رمضان ہو نہیں سکتا

اس میں شیطان ہو تو ہو لیکن
اس میں انسان ہو نہیں سکتا

اک درندہ بھی اس سے کہتا ہے
سو تو حیوان ہو نہیں سکتا

Scanned with CamScanner

ماہِ مقدس

آج رمضاں کا دوسرا دن ہے
آج موسیٰ نے طور دیکھا تھا
اپنے رب کا ظہور دیکھا تھا
آج کی ہر گھڑی مبارک ہے

آج کا دن عبادتوں کا ہے
آج قرآن ، قرآں پڑھتا ہے
اور تاکید سب سے کرتا ہے

سب حقارت نکال دو دل سے
کوئی جھگڑے کی بات بھی نہ کرو

Scanned with CamScanner

عام سے کام کوئی خاص کرو
وہ جو پیاسے ہیں ان کا پاس کرو

وہ جو محروم ہیں جو بھوکے ہیں
جی کے جیون بھی دیکھ لو ان کا

وہ جو روزہ تو روز رکھتے ہیں
لیکن افطار کر نہیں سکتے

وہ جو اس حالتِ غریبی میں
خود کو بدکار کر نہیں سکتے

جن کی افطار ہے نہ بیداری
بھوک سے جن کی ہے فقط یاری

انکو کچھ رنج ہے نہ کینہ ہے
تم کو جینے کا کیا قرینہ ہے

مال لوٹا دو جس کا چھینا ہے
اب یہ رمضان کا مہینہ ہے

Scanned with CamScanner

آمدِ رمضان

دیکھ لو آ گیا ہے رمضاں بھی
اپنے وعدے پہ لوٹ آیا ہے

پاسِ عہد وفا نبھایا ہے
یہ مقدس وہی مہینہ ہے

جس میں اترا قرآں محمد ﷺ پر
جس میں انجیل آئی عیسیٰؑ پر
جس میں توریت آئی موسیٰؑ پر

یہ مقدس وہی مہینہ ہے
جس میں شیطان قید ہوتے ہیں
جس میں کھلتے ہیں جنتوں کے در

جس میں لگتے ہیں ہر دعا کو پر
جس میں کٹتے ہیں ہر گناہ کے سر

Scanned with CamScanner

جس میں ہوتی ہیں وہ بھی آنکھیں تر
جن کو ہوتا نہیں خدا کا ڈر

یہ مقدس وہی مہینہ ہے
جس میں توبہ قبول ہوتی ہے

دیکھنا یہ ہے اس مہینے میں
جنگ و غارت یتیم ہوتی ہے
سب حقارت یتیم ہوتی ہے

مکر ، دھوکے ، فریب کاری کی
سب تجارت یتیم ہوتی ہے

حرف سچے ہی پاتے ہیں اولاد
یا عبارت یتیم ہوتی ہے
یا کوئی خوں وضو سے دھلتا ہے
یا طہارت یتیم ہوتی ہے
یا محبت کی امن عامہ کی
سب سفارت یتیم ہوتی ہے
یا کسی شاعرہ کے جذبوں کی
یہ جسارت یتیم ہوتی ہے

Scanned with CamScanner

نابینا کا گیت

نابینا نہیں تُو بینا ہے
میں بینا نہیں نابینا ہوں

میرے لیے جگ میں اندھیرا ہے
میری آنکھوں میں کوئی نور نہیں

سب کہتے ہیں تیری جنت میں
میرے لیے کوئی بھی حور نہیں

Scanned with CamScanner

میں تیری منزل کیسے بنوں
میں خود سیڑھی کا زینہ ہوں

کچھ لوگ ہنسیں میری حالت پہ
کچھ بولیں لفظ ندامت کے

کچھ لوگ دعائیں یہ مانگیں
کوئی رحم کرے میری حالت پہ

میرے باپ کے ماتھے سے جو گرے
میں وہ بدبخت پسینہ ہوں

میں ماں کے لیے انمول ہوں پر
کوئی جگ میں میرا مول نہیں

میں اپنے درد کا حال کہوں
میرے پاس تو ایسے بول نہیں

جس دھرتی میں بس درد اُگے
میں اُس دھرتی کا سینہ ہوں

Scanned with CamScanner

چھ ستمبر کے مجاہدین

جو ہواؤں فضاؤں میں لڑتے رہے
جن کے تن وادیوں میں ہی کٹتے رہے

دھوپ سر پہ لیے جو مرے نام کی
میرے سر پہ فقط چھاؤں کرتے رہے

وہ جنھوں نے مرے خواب پورے کیے
جن کی آنکھوں کے سب خواب مرتے رہے

میرے پیروں میں پاپوش سی ڈال کر
ننگے پاؤں جو صحرا میں جلتے رہے

بادلوں کی قبا سونپ کر جو مجھے
تپتے سورج میں تنہا ہی تپتے رہے

جن سے ماؤں کے آنسو نہ دیکھے گئے
بیٹیوں کی ردائیں جو بنتے رہے

خون جن کے بدن سے ٹپکتا رہا
جن کی آنکھوں کے دریا سمٹتے رہے

Scanned with CamScanner

جن کی کوشش سے ہم آج آزاد ہیں
ان سے کس نے کہا وہ فقط یاد ہیں

دیس والوں کے دل کی وہ فریاد ہیں
ان کے ہونٹوں پہ رکھی ہوئی داد ہیں

ان شہیدوں کی خاطر نہ کچھ لکھ سکیں
میرے حرف و سخن مجھ سے ناشاد ہیں

غازیو! تم سے اتنا ہی کہہ پاؤں گی
کوئی چھینے ردا تو نہ سہہ پاؤں گی

تم بھلے جا کے چپ چاپ لڑتے رہو
سب لڑائی کے قصے میں کہہ جاؤں گی

میرے تن کو اگر بھیڑیے کھا گئے
میں اکیلی ہی جنگل میں رہ جاؤں گی

غازیو! اور کچھ نہ اگر کر سکی
دونوں آنکھوں کے دریا میں بہہ جاؤں گی!!

Scanned with CamScanner

ڈاکٹر بدیع ادریس

ہے بدیع تُو تو نئے کام ہی کرتا ہو گا
درس دیتے ہوئے مسجد سے نکلتا ہو گا

میکدے میں جو کبھی جانا پڑا ہو گا تجھے
تو شرابوں کے عذابوں کو ہی پڑھتا ہو گا

تجھ سے دیکھا نہ گیا ہو گا یتیموں کا فسوں
ان کا جادو تیرے سر پہ کبھی چڑھتا ہو گا

تجھ سے دیکھے نہ گئے پیاس کے مارے چہرے
ایک بچہ تیرے سینے میں بلکتا ہو گا

تو ہے جراح کبھی پھاڑ کے سینہ اپنا
اپنے دل پر تُو کبھی ہاتھ تو رکھتا ہو گا

تُو بچا لیتا ہے لوگوں کو کڑے وقتوں میں
زور تیرا تو خدا پہ کوئی چلتا ہو گا

Scanned with CamScanner

خادمِ اعلیٰ

پورے پنجاب کا فخر ہے ناز ہے
وہ محبت کی دنیا کا شہباز ہے

اس کے سینے میں دل کی جگہ درد ہے
اپنے لوگوں کی دھڑکن کی آواز ہے

اس کا نغمہ ہے خدمت تو جذبہ وفا
اس کی سوچوں میں شاہیں کی پرواز ہے

اس کی آنکھیں بجیں درد کے سوز پر
اس کا سینہ فقط درد کا ساز ہے

اپنی مٹی کا وہ راز ہے اک کھلا
اس کے سینے میں مٹی کا ہر راز ہے

Scanned with CamScanner

اس کے دشمن کھلے اس کو نادم کہیں
اس کے خادم اسے اپنا خادم کہیں

اس کو ملکہ ہے فہم و سخن پر بڑا
علم جن کو ہے وہ اس کو عالم کہیں

ظلم کرنے سے ڈرتے نہیں لوگ جو
وہ کھلے عام اس کو ہی ظالم کہیں

اس کو پڑھتا ہے ہر روز اخبار ہی
لفظ اس کو پڑھیں اس کو راقم کہیں

بیٹیوں کے سروں پر ردا ڈال دے
باپ اس کو کہیں اس کو آدم کہیں

Scanned with CamScanner

عباس اطہر

لکیریں اس طرح کھنچتی نہیں ہیں
ورق ہو چاہے ہو کوئی وہ چہرہ

کوئی ان کو بنانے بیٹھتا ہے
کوئی غم سے نبھانے بیٹھتا ہے

کوئی آنسو گرانے بیٹھتا ہے
لکیریں اس طرح کھنچتی نہیں ہیں

Scanned with CamScanner

کوئی لفظوں کو باگیں ڈالتا تھا
کوئی چپ کا پڑاؤ ٹالتا تھا

کوئی حرفوں سے آہیں بھر رہا تھا
کوئی کاغذ کو گیلا کر رہا تھا

وہ مشکیزہ ہوا سے بھر رہا تھا
کہ شاید حبس ٹوٹے موسموں کا

مگر یہ کیا ہوا ہے مہربانو!
وہ آنکھیں تھک گئیں چہروں کو لکھتے
قلم مرجھا گیا لفظوں کو لکھتے

پرندہ قید سے آزاد ہو کر
فضاؤں میں اُڑا ناشاد ہو کر

کسی ایسے جہاں میں کھو گیا ہے
جہاں چہرے لکیروں سے ہیں عاری
ہے موسم پر سکوتِ مرگ طاری

Scanned with CamScanner

سنبل

پاکستان میں ریپ ہونے والی پانچ سالہ بچی کیلئے

میں گڑیا ہوں پرندوں کی طرح تھی
ہوا میں اڑ رہی تھی پر لگا کر
میں دانہ چونچ میں بھرتی تھی ایسے
کلی خوشبو پہ ہی پلتی ہو جیسے

مگر یکدم کسی کی بھوک جاگی
کسی نے خوشبوؤں میں آگ داغی
مری گڑیا بنا پاؤں کے بھاگی
نظر کس کی تھی میرے تن کو لاگی

مرے گلشن میں ایسے حبس چھایا
ہوا صحراؤں میں چلتی ہو جیسے

مرے گلشن سے وہ جلتی ہو جیسے
کہیں بوسے کہیں گلکاریاں تھیں
ہوس کی جا بہ جا کی مکاریاں تھیں

Scanned with CamScanner

عجب سا تھوک میری چونچ پر تھا
یہ کیسی اوس کی تیاریاں تھیں

گلوں کا رنگ چھینٹے بن کے بکھرا
کسی نے خوشبوؤں کے تن کو کچلا
پرندے نے فضا میں چیخ ماری
مگر لیتا رہا وہ اپنی باری
کوئی مجھ میں سرایت کر گئی شے
میرے اندر لگا کچھ مر گئی شے

پرندہ چونچ سے دانہ گرا کر
زمیں پر گر گیا باری چکا کر

گلوں کا جسم زخمی ہو رہا تھا
مگر وحشی ہوس میں کھو رہا تھا

میں زندہ ہوں مگر کچھ مر گیا ہے
وہ اپنا کام پورا کر گیا ہے

پرندہ گرچہ چپ رہتا نہیں ہے
کسی سے کچھ مگر کہتا نہیں ہے

Scanned with CamScanner

کوئی کُرلا رہا ہے میرے اندر
مجھے تڑپا رہا ہے میرے اندر

میں خوشبو ہوں مگر میرے بدن کو
کوئی زخما رہا ہے میرے اندر

مری گڑیا کو چپ سی لگ گئی ہے
میں چلتی ہوں مگر جاں تھک گئی ہے

کوئی مت خون کے چھینٹے اڑائے
کوئی مت چونچ سے دانہ گرائے

کوئی اس دل کا کُرلانا بھی سن لے
کوئی وارث کہیں پر ہیر گائے

کوئی مجھ کو مری گڑیا تھمائے
کوئی اس درد کو بوسہ لگائے

Scanned with CamScanner

گلزار

تقسیم کی خانہ جنگی میں
تنویر کی ناکہ بندی میں
کوئی تیر ، کوئی تلوار ہوا
کوئی غم کا ساہوکار ہوا

کوئی درد بھری گفتار ہوا
کوئی بوٹا خار و خار ہوا

کوئی نیند سے نہ بیدار ہوا
کوئی خوابوں کی تکرار ہوا

کوئی زندہ ہی مردار ہوا
کوئی مر کے بھی نہ پار ہوا
سرحد کے دونوں پار ہوا
گلزار مگر گلزار ہوا

Scanned with CamScanner

جس دِینے میں وہ رہتا تھا
جسے پیار کی بستی کہتا تھا
جہاں دھوپ کو ہنس کر سہتا تھا
جہاں چھاؤں کو سستی کہتا تھا
وہاں پھول جو دل میں مہکا تھا
جسے دیکھ کے بلبل چہکا تھا
جو آنکھ ندی سے بہتا تھا
اس پھول کا تن بھی خار ہوا
جب ہجرت کا بازار ہوا
تب جا کر وہ گلزار ہوا

وہ ممبئی جا کر روتا تھا
وہ دِینے میں ہی سوتا تھا
وہ جب بھی زخمی ہوتا تھا
وہ لفظ سے آنسو دھوتا تھا
وہ اپنے گیت پروتا تھا
تو سب کے آنسو ڈھوتا تھا
وہ سرحد پر دل بوتا تھا
تو پورا فسانہ روتا تھا
وہ دھوپ کا حصہ دار ہوا
وہ ایک کہانی کار ہوا
گلزار کہاں گلزار ہوا

Scanned with CamScanner

جب زخموں کا پرچار ہوا
جب دل آدھی دیوار ہوا

جب جذبہ ہر بیدار ہوا
جب اس کا قلم تلوار ہوا

جب نفرت سے دوچار ہوا
تب الفت کا مینار ہوا

تب بلبل کی چہکار ہوا
تب امن کا دعویدار ہوا

تب جا کر گیت نگار ہوا
گلزار گل و گلزار ہوا

Scanned with CamScanner

ملک الموت سے

کوئی دستک جو ہوتی تو میں روکتی
کوئی آہٹ جو ہوتی تو میں ٹوکتی

بن بلائے مرے گھر میں وہ آ گیا
آ کے مجھ سے کہا ، وقتِ رخصت ہوا

ساتھ اب چل پڑو۔۔۔۔۔۔۔!
جس کو پہچان کر خوف طاری ہوا
اپنا سر اپنے کندھوں پہ بھاری ہوا

Scanned with CamScanner

بن کے انجان سی میں نے اس سے کہا
تھوڑا سا وقت دو۔۔۔۔۔۔۔۔!
میرا لہجہ اکڑتا رہا جو سدا، اس کو دھیما کروں
مال و زر میں جکڑتی رہی جو سدا اس کو ڈھیلا کروں
بے گنہ میں پکڑتی رہی جو سدا وہ سبھی چھوڑ دوں
دل گنہ پہ دھڑکتا رہا جو سدا اس کو بھی توڑ دوں

تھوڑا سا وقت میں اک رکوع اور سجدہ کروں
اپنے سارے گناہوں سے پردہ کروں

نہ ہی خیرات دی نہ ہی صدقہ کیا
جو بھی تھا میں نے خود پہ ہی خرچہ کیا

تھوڑا سا وقت دو پاک مولا ہے وہ۔۔۔۔!
اور میں ناپاک ہوں بھول بیٹھی تھی بس

میں فقط خاک ہوں تھوڑا سا وقت دو۔۔۔۔!
وہ میرے حال پر ہنس دیا ، رو دیا

مجھ سے گویا ہوا ، یہ خزانہ کہیں پر بھی بکتا نہیں
تُو جہاں ہے وہاں وقت ملتا نہیں۔۔۔۔!!

Scanned with CamScanner

اے ننھی پری

تُو گلشن کی ہے ایسی کلی
جو کھلی نہ تھی مرجھا بھی گئی
تُو جاگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!
اور نیند تجھے پھر آ بھی گئی
اے ننھی پری۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

تُو ہنستی تھی تو لگتا تھا
جوں چڑیاں شور مچاتی ہیں
اور کوئل کُو کُو کرتی ہے
اے ننھی پری۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

تُو سوئی ہے تو لگتا ہے
سارا گلشن سنسان ہوا
گھر جیسے قبرستان ہوا
اے ننھی پری۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!
اے ننھی پری۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

Scanned with CamScanner

بیٹا

کیسے کیسے خواب ہیں دیکھے
میں نے بیٹا تیرے بارے

تاریکی میں اختر ہو گا
یعنی بڑا تُو افسر ہو گا

تجھ سے لوگ مرادیں پائیں
تُو انصاف کا دفتر ہو گا

کیسے کیسے خواب ہیں دیکھے
میں نے بیٹا تیرے بارے

پھولوں کے بستر پر سوئے
کسی کو بھی مت خار چبھوئے

ہر سو تُو خوشبو بکھرائے
گلشن کو شبنم سے دھوئے

کیسے کیسے خواب ہیں دیکھے
میں نے بیٹا تیرے بارے

Scanned with CamScanner

نصرت فتح علی خان

تُو سُر کا ساز کا جادو جگا کے
کہاں پر سو گیا سب کو اٹھا کے

ترے گیتوں پہ دنیا جھومتی ہے
تُو بے حرکت ہوا سب کو نچا کے

ترے چہرے پہ تھی اک صبح روشن
اندھیرے دے گیا چہرہ چھپا کے

Scanned with CamScanner

مرے لفظوں کو گونگا کر گیا ہے
یا تُو سنتا نہیں اپنی سنا کے

تُو سب لوگوں کے آنسو پونچھتا تھا
گیا پھر کس لیے سب کو رلا کے

جہاں بھی تُو گیا گرتے تھے پردے
تو پردہ کر گیا پردہ گرا کے

مری آنکھوں سے دھوکہ ہو گیا ہے
تُو دھوکہ دے گیا نظریں بچا کے

جفا لوگوں میں بھرتی جا رہی ہے
تُو نغمے چھیڑ دے پھر سے وفا کے

کہا یہ گائیکی نے بَین کر کے
میں بیوہ ہو گئی تجھ کو گنوا کے

ابھی نصرت کی ہے آواز زندہ
تو یہ ہیں معجزے رب کی رضا کے

Scanned with CamScanner

آصف شوکت کا سہرا

حرف خوشبو میں ڈھل کے آتے ہیں
لفظ گجروں کو ساتھ لاتے ہیں

کس کا سہرہ میں لکھنے والی ہوں
کس کی خوشبو میں ڈھلنے والی ہوں

کس کی مہندی رچی گلابوں میں
کس کی مستی گھلی شرابوں میں

Scanned with CamScanner

کون اترا ہے صحنِ ہستی میں
کس کی خوشبو رچی ہے بستی میں

پورے گھر میں نسیم آئی ہے
ساتھ خوشبو شمیم لائی ہے

اس کی بانو بہن ہے ملکہ سی
بادشاہوں کا بخت لائی ہے

صدقے نورین بھائی کے واری
کیا قیامت سی آج ڈھائی ہے

بھائی اڑتا رہے بلندی پر
لے کے شاہیں اڑان آئی ہے

کم زمیں پر نہ روشنی ہو گی
تارے پروین توڑ لائی ہے

واری جائے اسامہ بھائی پر
اس کو لاتا رہے بھلائی پر

Scanned with CamScanner

آج بننے چلا ہے شہ بالا
اپنے بھائی کا ہو یہ رکھوالا

ایک خوشیوں بھری عبادت ہے
پورے گھر میں سخی سخاوت ہے

اپنے بھائیوں پہ جان دیتا ہے
اپنے ماں باپ کی عبادت ہے

آج اس نے بھی رقص کرنا ہے
خود کو والد کا عکس کرنا ہے

ماں نے سارے ہی غم بھلائے ہیں
پھر بھی آنکھوں میں اشک آئے ہیں

سارے اشکوں نے ہی دعائیں دیں
اپنے آصف کی سب بلائیں لیں

تیرے گھر میں نہ اب اندھیرا ہو
ساتھ تیرے تری زنیرہ ہو

Scanned with CamScanner

تیری ہر شب میں نور پھیلا ہو
تیرا ہر ایک دن سنہرا ہو

تیرا سہرا جو دیکھنے آئے
اس کی آنکھوں پہ سکھ کا پہرا ہو

تیرے آنگن میں چاندنی کھیلے
تیرے ماتھے پہ بخت ٹھہرا ہو

تیری دلہن کو تیری چاہت ہو
اس کی مہندی کا رنگ گہرا ہو

تیری دنیا میں شان و شوکت ہو
تیرے ہاتھوں میں سکھ کی دولت ہو

حرف خوشبو میں ڈھل کے آتے ہیں
لفظ گجروں کو ساتھ لاتے ہیں

Scanned with CamScanner

کشمیر کا ترانہ

ہم سارے کشمیری ہیں کشمیر ہمارا ہے
تیرے میرے دل کی دھڑکن آنکھ کا تارا ہے

اس کی خاطر جینا لوگو اس کی خاطر مرنا
اپنے آپ سے بڑھ کر ہر دم پیار اسی سے کرنا

یہ تو ہم کو اپنے جان و دل سے پیارا ہے
ساری دنیا پیاری پر یہ سب سے پیارا ہے

حسن سے قائم دائم ہے یہ حسن ہے اس میں سارا
خوشبو خوشبو اس کا ہر اک موسم پیارا پیارا

اس وادی کے پیچھے دیکھو کتنی بلائیں ہیں
اس وادی کو پھر بھی سب ماؤں کی دعائیں ہیں

اس دنیا میں امن و الفت کا گہوارا ہے
ہم سارے کشمیری ہیں کشمیر ہمارا ہے

Scanned with CamScanner

کشمیر جنت نظیر

جو جنت کی تصویر سی ہے
کیا حالت اس کشمیر کی ہے

لب پر آزادی کا نعرہ
اور پاؤں میں زنجیر بھی ہے

اک فاختہ دیکھی ہے اڑتی
اس خواب کی کچھ تعبیر بھی ہے؟

تم مجھ کو مات تو دے لو گے
اک چیز مگر تقدیر بھی ہے

بندوق سے بھاری لوگوں پر
اک بچے کی تقریر بھی ہے

Scanned with CamScanner

جو خون بہایا سڑکوں پر
اس خون میں کچھ تاثیر بھی ہے

کشمیر کے دونوں حصوں میں
خونی سی ایک لکیر بھی ہے

گاتا ہے نغمے چاہت کے
اس گلی میں ایک فقیر بھی ہے

یہ پیار سے گایا نغمہ ہے
یہ درد بھری تحریر بھی ہے

اس قصے میں ہے درد بہت
یہ قصہ بہت دلگیر بھی ہے

یہ رات ہو جتنی بھی کالی
کچھ تاروں میں تنویر بھی ہے

مری سانس میں گردش کرتا ہوا
اک نعرۂ تکبیر بھی ہے

Scanned with CamScanner

نعرۂ تکبیر

زندہ ہی زمین میں گاڑیں گے
ہم تم کو گھس کر ماریں گے

یہ دیس ہے اپنی ماں جیسا
ہم اس پر جان بھی واریں گے

وہ کھیل ہو یا ہو جنگ کوئی
ہم تم کو خوب پچھاڑیں گے

پڑھ کر نعرہ تکبیر کا ہم
ہر دشمن کو للکاریں گے

میدان میں فتح ہماری ہے
ہم علیؑ کا نام پکاریں گے

Scanned with CamScanner

سیلاب

میری فصل بہہ گئی ہے میرا گھر بھی بہہ گیا ہے
میری زیست کا اثاثہ سبھی مال لٹ چکا ہے
میرے دونوں ہاتھ خالی میری آنکھ ہے سوالی
یہاں بھوک کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے

سر پر بس اک فلک ہے اور پانی دور تک ہے
مجھ کو بھی علم ہے یہ کہ یہ مانگنا ہتک ہے
لیکن ہیں بچے بھوکے اور لب ہیں ان کے سوکھے
شکوہ کناں ہیں مجھ سے رہتے ہیں روٹھے روٹھے

جو ان کا پیٹ بھر دے روٹی کہاں سے لاؤں
گدلا ہے سارا پانی میں ان کو کیا پلاؤں
میرے لیے نہیں بس ان کے لیے ہی دے دو
جو تم کو دے رہا ہے اس کے دیے سے دے دو
جس درد سے میں گزرا اے کاش تم نہ گزرو
جو وقت میں نے دیکھا اے کاش تم نہ دیکھو

Scanned with CamScanner

ایک ڈاکٹر کے لیے

اپنی سُوئی میں دھاگہ پروتا نہیں
پھول لوگوں میں کانٹے چبھوتا نہیں
زخم روئیں اگر تو وہ روتا نہیں
اپنے گالوں کو اشکوں سے دھوتا نہیں

اس کی جراحی میں پھر بھی تاثیر ہے
اس کی سُوئی کہ موتی کی جاگیر ہے
وہ شفا ہے ، دعا ہے نہ تقدیر ہے
پھر بھی گرتی عمارت کی تعمیر ہے
خدمتِ خلق کی اصل تصویر ہے
مرتی آنکھوں کے خوابوں کی تعبیر ہے

زندگی زندگی سے بچھڑتی رہی
اور اجل اپنی ضد پہ اکڑتی رہی
اس کی سُوئی مگر کام کرتی رہی
اپنے دھاگے میں موتی جکڑتی رہی
موت منّت سماجت سی کرتی رہی
واپسی کا وہ رستہ پکڑتی رہی

Scanned with CamScanner

وہ ہے جراح عیسیٰؑ کی فریاد ہے
اس کا پیشہ مرے شعر پر داد ہے
وہ دعاؤں کے گھیرے میں رکھا ہوا
ایک نقطہ ہے دل میں بسی یاد ہے

غم کے ماروں کو دیتا ہوا زندگی
وہ ہزاروں کو دیتا ہوا زندگی
وہ خدا کے کرم ، اپنی تعلیم سے
بے سہاروں کو دیتا ہوا زندگی
وہ اسے بھی بچانے کی کوشش کرے
جس کو دیتا نہیں ہے خدا زندگی

اس کے حق میں کوئی بددعا مت کرو
ناخدا ہے اسے تم خدا مت کرو
موت کو خود پہ آنے نہ دیتا کبھی
اس کے بس میں جو کرتا خدا زندگی

Scanned with CamScanner

گیارہ ستمبر

آج کا دن ہی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!
جس میں قائد مرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!
ہم سے رخصت ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!
اشک رونے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

اک تصور میں سب لوگ کھونے لگے

کوئی چپ نہ رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!
پر نہ کچھ کر سکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!
وہ نہ پھر آ سکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

جسم اس کا زمیں میں امر ہو گیا
وہ جو اخبار تھا وہ خبر ہو گیا
ملک اس کا یتیمی میں کھینچا گیا
اس پہ صدمے کا گہرا اثر ہو گیا

اشک روتے رہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!
خواب سوتے رہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

Scanned with CamScanner

کندھے کندھوں پہ محرومی ڈھوتے رہے
وہ نہ پھر آ سکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!
اپنے بچوں کے دل سے نہ پر جا سکا
وہ چلا تو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!
ان کے چہروں پہ آنکھیں بنا کر گیا
مسکرا کر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

خواب ان کو خوشی کے تھما کر گیا
ان کے سینے میں دھڑکن بسا کر گیا
خود کو کندھوں پہ اپنے اٹھا کر گیا
زندگی کو بھی جینا سکھا کر گیا
آج کا دن ہی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

جب وہ رخصت ہوا
از زمیں تا فلک
رنگ ہی رنگ تھے
پھول ہی پھول تھے
اشک ہی اشک تھے
آج کا دن ہی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

Scanned with CamScanner

گاڑی

روز آتی جاتی ہوں
زندگی کے دفتر میں
بھاگتی ٹرینوں پر

ایک لے کے جاتی ہے
دوسری لے آتی ہے

یہ روش پرانی ہے
زندگی کی گاڑی میں
اور ان ٹرینوں میں
فرق بس ذرا سا ہے

زندگی کی یہ گاڑی
ایک لے کے جاتی ہے
دوسرا لے آتی ہے

Scanned with CamScanner

فرق گر یہ مٹ جائے
کاروبارِ ہستی کا
سب نظام رک جائے
تیری ریل گاڑی میں
کھلبلی سی مچ جائے

مجھ کو اس سے کیا لیکن
میں تو لوٹ آؤں گی
آپ اپنے قاتل کا
نام میں بتاؤں گی

وہ جو بک چکی ہو گی
اس بھری عدالت کو
خود سزا سناؤں گی

پھر میں ماری جاؤں گی
پھر میں لوٹ آؤں گی

لوٹ کر جو آتی ہے
زندگی کی وہ گاڑی
خود ہی میں چلاؤں گی

Scanned with CamScanner

ایک بار اے مولا!
بس چلا دے وہ گاڑی

بات ہے جہالت کی
جھوٹ کی وکالت کی
ظلم کی کفالت کی
شہر کی عدالت کی

ایک بار اے مالک!
مجھ کو بس تُو لوٹا دے
شہر کی عدالت میں
کھلبلی مچا دے تُو

ورنہ میرے قاتل کو
ہتھکڑی لگا دے تُو

Scanned with CamScanner

عطاء الحق قاسمی

آنکھ سے بن کے اترا نمی قاسمی
درد مندی کی اک چاشنی قاسمی
ہے فرشتہ صفت آدمی قاسمی
لڑکھڑاتے ہوؤں کی چھڑی قاسمی

جیسے تیرا قلم ہے رواں قاسمی
ایسے لکھتا ہے کوئی کہاں قاسمی
خوش خیال و شگفتہ بیاں قاسمی
عہدِ اہلِ ستم کی زباں قاسمی
نسلِ نو پر سدا مہرباں قاسمی
سب کے سر پر تنا آسماں قاسمی
گلستاں ہے ترا گلستاں قاسمی
موسمِ گل ترا جاوداں قاسمی
الجھے رستے پہ ہر دم رواں قاسمی
پھر بھی ہے منزلوں کا نشاں قاسمی

Scanned with CamScanner

اچھے لوگوں میں سب سے بھلا قاسمی
دکھ کی سولی پہ لٹکا ہوا قاسمی
جنگ اوروں کی لڑتا رہا قاسمی
کیوں نہ پائے پھر اس کی جزا قاسمی

تیرے رب نے نوازا تجھے بے حساب
تیرے آنگن میں کھلنے لگے ہیں گلاب
جب بھی ہو گا مرتب وفا کا نصاب
ہوگی شامل تری زندگی کی کتاب

آنکھ سے بن کے اترا نمی قاسمی
درد مندی کی اک چاشنی قاسمی
ہے فرشتہ صفت آدمی قاسمی
لڑکھڑاتے ہوؤں کی چھڑی قاسمی

Scanned with CamScanner

کشمیر کی کانگڑی اور فیرن

آؤ پہنیں فیرن اور پھر گیت خوشی کے گائیں
جو ہے دیس ہمارا ہم نغمات اسی کے گائیں

کانگڑی رکھ کر اپنے سامنے ہاتھ اپنے ہم تاپیں
کتنی دور ہے آزادی آؤ سب مل کر ناپیں
آزادی سے پہلے ہی ہم اس کا جشن منائیں
آؤ پہنیں فیرن اور پھر گیت خوشی کے گائیں

کانگڑی تو پہچان ہے اپنی فیرن ہے پہناوا
آؤ سارے مل کر بولیں دشمن پر ہم دھاوا
تھوڑا سا غم رہ گیا باقی آؤ اسے سہہ جائیں
آؤ پہنیں فیرن اور پھر گیت خوشی کے گائیں

جہاں جہاں بھی جائیں ہم فیرن ہو سب نے پہنا
فیرن ہے ملبوس ہمارا کانگڑی اپنا گہنا
یکم جون کو سب کشمیری فیرن پہن کر آئیں
آؤ پہنیں فیرن اور پھر گیت خوشی کے گائیں

Scanned with CamScanner

دعا

مری دعا نے دعا میں یہی دعا مانگی
تری وفا سے وفا میں فقط وفا مانگی

کلی نے پھول سے خوشبو کی جا پہ کیا مانگا
تری ادا کی ادا سے تری ادا مانگی

مری قضا نے قضا کو قضا نہ ہونے دیا
تری قضا سے قضا میں مری قضا مانگی

Scanned with CamScanner

کرنل شیر خان
(نشانِ حیدر)

کارگل کے اے فوجی!
تو وطن کا بیٹا ہے
تُو نے اپنی جرأت سے
دیس کو بچایا ہے!!

دشمنوں نے پوچھا تھا
دیکھ کر تری ہمت
شیر سی پہاڑی پر
کون شیر آیا ہے!!

کس نے جیت کو، ان کی
المیہ بنایا ہے
کس نے ان کے قبضے سے
کارگل بچایا ہے !!

Scanned with CamScanner

کارگل کے اے فوجی!
تُو وطن کا بیٹا ہے
نام ہے تُو جرأت کا
مان ہے تُو عظمت کا

کارگل کے اے فوجی!
کل بھی تُو سلامت تھا
آج بھی سلامت ہے

دیس تجھ پہ واری ہے
تُو کفن میں وردی کے
قبر میں جو لیٹا ہے
خون تیرا جاری ہے!!
خون تیرا جاری ہے!!

Scanned with CamScanner

للکار

اے ادب کے دلالو!
منڈیوں میں بیٹھے ہو
کاروبار کرنے کو

لالچی لٹیرو تم!
بیچ بیچ کھاتے ہو
شاعروں کی تقدیریں

بے ادب وڈیرو تم
ہاتھ میں پکڑتے ہو
قیدیوں کی زنجیریں
جن میں تم نے جکڑا ہے
پھول جیسی تتلی کو

Scanned with CamScanner

جن میں تم نے باندھے ہیں
بلبلوں کے سب نغمے

اے ادب کے دلالو!
داد چاہے جتنی لو
وہ سبھی ہے چوری کی

لالچی لٹیرو تم!
چھاپ لو کتابیں سب
چھین لو سبھی تمغے
خود کو نامور کر لو

اور ایک دن سارے
لفظ میرے چیخیں گے
آپ اپنے خالق کے
نام کو پکاریں گے

خوشبوؤں کے ڈیرے میں
میں پھروں گی تتلی سی
تم پھرو گے مکڑی سے

Scanned with CamScanner

آپ اپنے جالے میں
صبح کے اجالے میں

اے ادب کے دلالو!
منڈیوں میں بیٹھے ہو
کاروبار کرتے ہو

شعر کی زمینوں کا
درد کے سفینوں کا

Scanned with CamScanner

آ ماں مجھے لوری سنا

نیند آتی نہیں ہے مجھے رات بھر
پھر بھی رہتی ہوں خود سے سدا بے خبر

تُو گئی جب سے سوئے جہانِ دگر
ہو گیا ہے کٹھن زندگی کا سفر

بِن ترے اے مری ماں مری ہم سفر
بند ہونے لگے سارے خوشیوں کے در

چومتی تھی جو میرے قدم ہر ڈگر
مجھ کو ڈسنے لگی ہے وہی رہ گزر

Scanned with CamScanner

مجھ پہ نظریں کہ اٹھتی نہ تھیں غیر کی
اب وہ جاتی ہیں میرا بدن چیر کر

میری آنکھیں جو خوابوں سے معمور تھیں
اب وہ اشکوں سے ہر وقت رہتی ہیں تر

جس کا پھل اور چھاؤں تھی میرے لئے
کٹ گیا ہے مرے نام کا وہ شجر

پنکھڑی پنکھڑی ہوتی جاتی ہوں میں
لہلہاتی ہوئی شاخ سے ٹوٹ کر

اے مری ماں تو آ مجھ کو لوری سنا
میری آنکھوں میں تو اپنی نیندیں سجا

مجھ کو بڑھیا دکھا مجھ کو چرخا دکھا
رات گہری ہوئی چاند چہرہ دکھا

اپنے سینے سے اک بار مجھ کو لگا
کھل کے رو آپ بھی اور مجھ کو رلا

Scanned with CamScanner

اپنی بانہوں کا پھر مجھ کو قیدی بنا
خاک کو بخش دے چاندنی کی ردا

اپنے ہونٹوں پہ لا پھر سے حرفِ دعا
اس جہاں کو جہانِ محبت بنا

اپنی بیٹی کی اک بار سن لے صدا
ہو سکے تو کہیں سے تو پھر لوٹ آ

نیند آتی نہیں ہے مجھے رات بھر
مجھ کو لوری سنا مجھ کو لوری سنا

Scanned with CamScanner

ثمینہ سرفراز مرحومہ

ثمینہ مر گئی کب کی
بہت سے سال گزرے ہیں
وہ اک معصوم بچی تھی

اجل لینے اسے آئی
تو وہ اک دم تڑپ اٹھی
ابھی کیا میں نے دیکھا ہے
ابھی میں صرف بچی ہوں

اجل نے اس کو دکھلائے
کئی گڑیاں ، کئی بھالو
جو اس کو لینے آئے تھے
وہ اس کا گھر بھی پیارا سا

جہاں پر اس کو رہنا تھا
وہ سب کھانے بہشتوں کے
بنے تھے اس کی خاطر جو

Scanned with CamScanner

مگر وہ ایک نہ مانی
اسے بس بھائی لینا تھا
بہت تھا دور جو اس سے
اسے واپس بلانا تھا
اسے کھانا کھلانا تھا
اسے دولھا بنانا تھا
مگر یہ ہو نہیں پایا

اجل کی آنکھ میں آنسو
تو لرزش ہاتھ میں آئی
مگر کچھ کر نہ وہ پائی
یہ اس کو کام سونپا تھا
اور اس کو ہی یہ کرنا تھا
امانت تھی خدا کی وہ
اور اس تک لے کے جانا تھی

مگر اک بھائی ہے اس کا
جو اس کو یاد کرتا ہے
وہ آنسو لے کے آنکھوں میں
یہی فریاد کرتا ہے
مری ننھی سی بہنا کو

Scanned with CamScanner

کوئی پھر سے مجھے لا دے
میں بھالو لے کے آیا ہوں
میں گڑیا لے کے آیا ہوں
مجھے کھانا کھلائے وہ
مجھے دولھا بنائے وہ
مگر یہ ہو نہیں سکتا

اجل تو کیا سمجھتی ہے
ثمینہ مر ہی جائے گی؟

یہ جب تک بھائی ہے اس کا
ثمینہ اس کی آنکھوں سے
بہے گی لوٹ آئے گی

ثمینہ اب بھی زندہ ہے
کہ آنسو مر نہیں سکتے!

Scanned with CamScanner

آدھا دل

بتا اب کیا کیا جائے
نہ تُو میرا۔۔۔۔۔۔۔!
نہ میں تیری۔۔۔۔۔۔۔!

محبت آدھی آدھی ہے!
وہ جس میں چائے پی ہم نے
وہ پیالی آدھی آدھی ہے!

مجھے بس اتنا کہنا ہے۔۔۔
جو ہم دونوں کا بچہ ہے۔۔۔
وہ بچہ آدھا آدھا ہے۔۔۔!

اور اس کے غم بھی آدھے
خوشی بھی اس کی آدھی ہے
اور اس کا دل بھی آدھا ہے
جسے مل کر بنایا تھا۔۔۔۔

Scanned with CamScanner

ہمارے دل جو اک ہوتے
تو ہم اک ساتھ چل پاتے
ہمارا پھول سا بچہ
پھر اپنی شاخ پر ہوتا
تو دل اس کا کبھی بھی
آدھا آدھا ہو نہیں پاتا!

بتاؤ کیا کیا جائے۔۔۔۔۔
سزائیں سامنے رکھ کر۔۔۔۔۔
بتاؤ کیا کیا جائے۔۔۔۔۔

چلو ہم ایسا کرتے ہیں۔۔۔
کہ ہم دونوں ہی اپنے دل کو
آدھا کر کے جیتے ہیں۔۔۔!

کہ شائد درد کچھ کم ہو۔۔۔
کہ شائد درد کچھ کم ہو۔۔۔

Scanned with CamScanner

میرا کشمیر میری جنت

اٹھا اپنی یہ بربادی ، مری تُو چھوڑ دے وادی
مری مت چھین آزادی، مری تُو چھوڑ دے وادی

ترے ظلم و ستم کی انتہا ہو گی نجانے کب
مجھے مت کر تُو فریادی، مری تُو چھوڑ دے وادی

ترے ہونٹوں پہ ہے کشمیریوں کے خون کی سرخی
لہو کا ہو گیا عادی ، مری تُو چھوڑ دے

جدھر دیکھو ادھر آہ و فغاں کا شور برپا ہے
قیامت تُو نے کیوں ڈھادی، مری تُو چھوڑ دے وادی

ہمارے نام پر بخشش تری کر دے گا آخر کار
مرا مولا مرا ہادی ، مری تُو چھوڑ دے

میں اپنے گلستاں کی عندلیبِ خوش نوا ہوں اک
قفس کی میں نہیں عادی ، مری تُو چھوڑ دے

Scanned with CamScanner

چاند

تمھیں پایا تو لگتا تھا
کہ میں نے چاند پایا ہے

اندھیرا موت ہے۔۔۔!
پر زندگی بھی ساتھ لایا ہے

تمھیں کھویا تو لگتا ہے!
کہ میں نے چاند کھویا ہے

اجالا زیست ہے لیکن۔۔۔!
اندھیرا ساتھ لایا ہے۔۔۔!

Scanned with CamScanner

پشاور چرچ پر حملے کے مظلوموں کے نام

بجھی آنکھوں کے ہالے کون دیکھے
جوان بیٹوں کے لاشے کون دیکھے

وہ جو آنکھیں کھلی ہیں سوچتی ہیں
تری آنکھوں کے جالے کون دیکھے

مجھے تو دیکھنے ہیں زخمی لہجے
ترے ہونٹوں کے تالے کون دیکھے

جنھیں بارود نے جھلسا دیا ہے
کفن ان کے یہ کالے کون دیکھے

Scanned with CamScanner

یہ نوحے خود ہی ماتم کر رہے ہیں
مری آنکھوں کے نالے کون دیکھے

اٹھا کر ہاتھ بیٹے مانگتی ہیں
اب ان ماؤں کے کاسے کون دیکھے

جہاں پر خون سستا ہو گیا ہو
وہاں پر رشتے ناطے کون دیکھے

کھلونے چھوڑ کر جو سو رہے ہیں
وہ اب مظلوم بچے کون دیکھے

زمیں کی گود چھلنی ہو گئی ہے
زمیں کے غم نرالے کون دیکھے

جو آنکھیں دیکھنا ، پڑھنا نہ جانیں
تو دل کے چار خانے کون دیکھے

مری ماؤں کے آنسو کون پونچھے
مرے باپوں کے شانے کون دیکھے

Scanned with CamScanner

زلزلہ

زلزلہ زلزلہ ہر طرف زلزلہ
زندگی سے جھگڑتا ہوا زلزلہ

زندگی کو جکڑتا ہوا زلزلہ
کل جہاں کو پکڑتا ہوا زلزلہ

بے سبب ہی بگڑتا ہوا زلزلہ
اس زمیں پہ اکڑتا ہوا زلزلہ

Scanned with CamScanner

زلزلہ

زلزلہ زلزلہ ہر طرف زلزلہ
زندگی سے جھگڑتا ہوا زلزلہ

زندگی کو جکڑتا ہوا زلزلہ
کل جہاں کو پکڑتا ہوا زلزلہ

بے سبب ہی بگڑتا ہوا زلزلہ
اس زمیں پہ اکڑتا ہوا زلزلہ

Scanned with CamScanner

ہر مکاں کو گراتا ہوا زلزلہ
ہر بشر کو سلاتا ہوا زلزلہ

زخم سب کو تھماتا ہوا زلزلہ
سب پہ بجلی گراتا ہوا زلزلہ

قہر اپنا دکھاتا ہوا زلزلہ
خود زمیں کو ہلاتا ہوا زلزلہ

کس لیے اس زمیں کو ملا زلزلہ
ہے زمیں کا زمیں سے گلہ زلزلہ

کس لیے یہ زمیں میں پلا زلزلہ
اک سزا زلزلہ ، ابتلا زلزلہ

Scanned with CamScanner

میری جنت

سنا ہے رب نے دنیا میں کہیں جنت بنائی ہے
عجب جنت ہے جو کفار کے حصے میں آئی ہے

وہاں اونچے درختوں پر بہشتی پھول کھلتے ہیں
کوئی موسم بھی ہو یہ پھول تو مرجھا نہیں سکتے

وہاں سب ندیوں میں مچھلیاں قرآن پڑھتی ہیں
وہاں سو داستانیں عشق کی پروان چڑھتی ہیں

Scanned with CamScanner

وہاں قدرت نے گلیوں میں مصلے سے بچھائے ہیں
پہاڑوں پر چناروں کے ہمیشہ گہرے سائے ہیں

فرشتے بھی وضو کے بن جہاں پر آ نہیں سکتے
جہاں یوسفؑ سوتیلوں سے بھی دھوکا کھا نہیں سکتے

سنا ہے اس جگہ کو لوگ سب کشمیر کہتے ہیں
یہی سچ ہے کہ جنت کی اسے تصویر کہتے ہیں

مگر یہ کیا؟ وہاں سب ماؤں کی آنکھوں میں آنسو ہیں
مگر یہ کیا؟ وہاں حوروں کے سینوں میں بھی چاقو ہیں

مگر یہ کیا؟ اجالے سے وہاں محروم جگنو ہیں
مگر یہ کیا؟ وہاں ظالم کے ہاتھوں میں ترازو ہیں

مگر یہ کیا؟ وہاں بارود نے انساں کو مارا ہے
مگر یہ کیا؟ وہاں تو موت کی شب کا اجارہ ہے

مگر یہ کیا؟وہاں تو ہر طرف لاشیں ہی لاشیں ہیں
مگر یہ کیا؟وہاں پر خامشی کے لب پہ باتیں ہیں

Scanned with CamScanner

مگر یہ کیا؟ کہ اس جنت سے میں آنکھیں چراتی ہوں
مگر یہ کیا؟ لہو کی نہر میں بھی ڈوب جاتی ہوں

مگر یہ کیا؟ کہ سینے پر کبھی گولی میں کھاتی ہوں
مگر یہ کیا؟ میں اس جنت میں رہ کر دل جلاتی ہوں

مگر یہ کیا؟ کہ پھولوں سے یہاں خوشبو نہیں آتی
مگر یہ کیا؟ کہ ندی میں کوئی مچھلی نہیں گاتی

مگر یہ کیا؟ کہ جس کشمیر کو جنت کیا رب نے
اسی جنت کو دوزخ کر دیا ہے آج کیوں سب نے

Scanned with CamScanner

کاشف منظور

رب کو یہ جانے کس طرح منظور ہو گیا
منظور ننھے بچے کا مہجور ہو گیا

اک سانس اس نے لی تھی مقدر کی جیب سے
پھر اس کے بعد موت کو مقدور ہو گیا

کاشف تو ماں کی آنکھ کے آنسو میں جذب ہے
آنسو میں جذب ہے تو مگر دور ہو گیا

Scanned with CamScanner

مانا کہ تیرا باپ بہت تجھ سے دور تھا
لیکن یہ کیا کہ تو بھی بہت دور ہو گیا

میت کو تیری دیکھ کے میت یہ کہہ اٹھی
اب باپ تیرا درد کا مزدور ہو گیا

اک لمحہ تھا خوشی کا وہ لمحہ جو کھو گیا
ایسے لگا کہ وقت ہی معذور ہو گیا

دل کو تمھاری موت کا مرہم نہ مل سکا
سینے میں ایک زخم تھا ناسور ہو گیا

مانی و شانی بھائی ترے تجھ کو رو دیے
دیکھا انھوں نے چاند کا تُو نور ہو گیا

زینب، وجیہہ ڈھونڈنے پھرنے لگیں تجھے
ہر روز ان کا کھیل یہ دستور ہو گیا

ہر شخص تیرے درد کی تشہیر بن گیا
تُو دیکھ کتنا شہر میں مشہور ہو گیا

Scanned with CamScanner

آزاد ہوگا خطۂ کشمیر دیکھنا

ٹوٹے گی میرے پاؤں کی زنجیر دیکھنا
آزاد ہو گا خطۂ کشمیر دیکھنا

اپنے بچھائے دام میں پھنس جائے گا کبھی
صیاد ہونے والا ہے نخچیر دیکھنا

دیکھا ہے ہم نے خواب جو نیندوں کو بیچ کر
وہ خواب ہونے والا ہے تعبیر دیکھنا

Scanned with CamScanner

اب رنگ لا رہی ہے محبت کی داستاں
مٹنے لگی ہے ظلم کی تحریر دیکھنا

جس ماں نے اپنا بیٹا دیا دیس کے لیے
اس ماں کے لب پہ نعرۂ تکبیر دیکھنا

کشمیر جا کے دیکھ لو دنیا کے منصفو!
گر چاہتے ہو ظلم کی تصویر دیکھنا

بیٹے شہید ہوتے ہیں ماؤں کے سامنے
جنت نظیر خطے کی تقدیر دیکھنا

تیرے لیے منالؔ یہ آسان بھی نہیں
انسانیت کی روز ہی تحقیر دیکھنا

Scanned with CamScanner

ملکہ الزبتھ

عظیم سلطنت کی وہ عظیم سربراہ تھی
غضب کا رکھ رکھاؤ تھا عظیم بادشاہ تھی

کبھی نہ اس سے مل سکی مگر مجھے یہ علم ہے
مجھے بھی اس کی چاہ تھی اسے بھی میری چاہ تھی

وہ کوہِ نور صرف اس کے تاج میں سجا نہ تھا
وہ خود بھی کوہِ نور تھی وہ اک چراغِ راہ تھی

عوام کے مفاد میں عوام کے دفاع میں
وہ خود ہی اک وکیل تھی وہ خود میں اک سپاہ تھی

نہ کوئی بات چیت تھی نہ کوئی رسم و راہ تھی
مگر مرے وجود پر اسی کی ہر نگاہ تھی

ہر ایک اس سے مل کے کچھ نہ کچھ تو سیکھتا ہی تھا
وہ اپنی ذات میں منآل ایک درسگاہ تھی

Scanned with CamScanner

شاعر سے خطاب

میرے شاعر! تیری ہر نظم ادھوری ہے ابھی
ابھی تک تُو نے کوئی بات نہیں کی ایسی
جو ترے دل کی صدا بن کے قلم سے نکلے
اور مرے دل کے دریچوں پہ کوئی دستک ہو

میرے سینے میں کہیں ایک کسک ہو پیدا
دل کے ویران جزیروں پہ بہاریں آئیں
میری آنکھوں میں کوئی تیز ستارا چمکے
کوئی جگنو کوئی شعلہ کوئی قندیل جلے

Scanned with CamScanner

جس کو سن کر مری رفتار میں تیزی آئے
جس کو سن کر مرے لہجے میں کھنک سی آئے
جس کو سن کر مری آنکھوں میں چمک پیدا ہو
جس کو سن کر مرے جھمکوں میں بھی لرزش آئے
بن پیے ہونٹوں پہ ہلکی سی شرارت آئے
بھاری پلکوں سے مری نیند کے بندھن ٹوٹیں
دل کے دروازے پہ اک نام کی تختی ابھرے
دیکھی اَن دیکھی کوئی راہ مرے سامنے ہو

تنگیٔ وقت کا احساس ذرا بڑھ جائے
روح کے غار میں تھوڑا سا اجالا ہو جائے
تپتی پیشانی کو اک دستِ مسیحائی ملے
جسم اور روح کے رشتے کا مجھے ہو احساس
ہو کوئی نام مری برف ہتھیلی پہ لکھا

میرے لہجے میں بھی آ جائے ذرا شیرینی
تیرے شعروں کو حوالہ وہ میسر آئے
بن کہے بات زمانے کی سمجھ میں آئے
میرے شاعر! تیری ہر بات ادھوری ہے ابھی

Scanned with CamScanner

میں رقم دل کی حکایت کر گئی
چپ رہی پھر بھی شکایت کر گئی

مجھ کو گاؤں چھوڑ کر جانا پڑا
فیصلہ ساری پنچایت کر گئی

سرزمیں کو چھوڑ کر میں لٹ گئی
سر اکیلی میں ولایت کر گئی

اب مری جھولی میں خالی چھید ہیں
جو بھی تھا تیری عنایت کر گئی

پیاس ہی مجھ کو ملی جب جام میں
آنسوؤں پر میں قناعت کر گئی

Scanned with CamScanner

ثمینہ رحمت سے میری پہلی ملاقات احسان شاہد کی وساطت سے لندن میں ہوئی تھی، مجھے معلوم ہوا کہ یہ بہت دکھی خاتون ہے اور زمانے کی ستائی ہوئی ہے۔ وہ ذہنی طور پر بہت پریشان لگتی تھی، مگر جب مجھے اس کی شاعری پڑھنے کا موقع ملا تو میں نے محسوس کیا کہ دکھوں اور غموں نے اس کی شاعری کو جلا بخشی ہے۔ اور اب اس کا زیرِ طبع مجموعہ کلام ''محبت سے پہلے'' پڑھتے ہوئے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس کی بلند درجے کی شاعری کوئی قاری اور نقاد نظر انداز نہیں کر سکتا۔

ثمینہ رحمت کا کمال یہ ہے کہ وہ شعر و ادب کے مراکز سے بہت دور ہے مگر اس کا کلام پڑھتے ہوئے اس دوری کا اندازہ نہیں ہوتا۔ مجھے یقین کامل ہے کہ ثمینہ کے اس شعری مجموعہ کی بازگشت شعری مراکز میں بھی سنائی دے گی۔ ثمینہ جیسی بہادر لڑکی حوادثِ زمانہ کا پوری پامردی سے مقابلہ کرنے کی وجہ سے مجھے پہلے ہی بہت عزیز تھی اور اب اس کی شاعری نے مجھے اس کا مداح بھی بنا دیا ہے۔

عطاء الحق قاسمی
۱۸، نومبر ۲۰۲۲ء لاہور

AAN PUBLICATIONS آن پبلی کیشنز

9 786277 619022

Scanned with CamScanner